غلام احمد قادیانی

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دوبار

فی پرچہ ایک آنہ

قادیان

ایڈیٹر

جماعت احمدیہ کا یہ آرگن ہے (۱۹۱۳ء) میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۵۱ | مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۲۶ء | یوم جمعہ | مطابق ۱۸ جمادی الآخر ۱۳۴۵ھ | جلد ۱۴

فہرست مضامین

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ

پہلا دن ۲۶ دسمبر

مضمون	مقرر
خطبہ مجلس استقبالیہ ...	ناظر صاحب ضیافت
تقویٰ اور تزکیہ نفس ...	مولوی سید سرور شاہ صاحب
شمائل نبوی (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ...	میر محمد اسحٰق صاحب
۱۹۰۱ء سے قبل دعویٰ نبوت کی حقیقت ...	شیخ عبد الرحمان صاحب مصری
ہندو تہذیب و تمدن پر اسلام کا اثر ...	شیخ محمد یوسف صاحب
حضرت مسیح ناصری کا صلیب سے بچ کر مشرق کی طرف آنا اور اسکے دلائل	سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب
روس و بخارا کے تبلیغی حالات ...	مولوی ظہور حسین صاحب

دوسرا دن ۲۷ دسمبر

مضمون	مقرر
موجودہ زمانہ میں اسلام کے خلاف عیسائیت کی کوششیں اور ان کے مقابلہ کا طریق ...	چودہری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لار
بیعت کی غرض و غایت اور اس کے فوائد ...	حافظ روشن علی صاحب
صحابہ کرام و صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی قربانیاں ...	حکیم خلیل احمد صاحب
تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ	

تیسرا دن ۲۸ دسمبر

مضمون	مقرر
سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ...	مفتی محمد صادق صاحب
ہندوستان کی اچھوت اقوام کے حالات اور ان میں تبلیغ کی اہمیت	چودہری فتح محمد صاحب
صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ...	مولوی غلام رسول صاحب راجیکی
صیغہ جات کی کارگذاری پر تبصرہ ...	ناظر صاحب اعلیٰ

جلسہ سالانہ ۱۹۲۶ء پر آنیوالے احباب

مطلع رہیں

(۱) اس دفعہ باہر دار العلوم اور اندرون شہر وہی جگہیں ٹھہرائی گئی ہیں۔ جو پچھلے سال اندر و باہر ٹھہرائی گئی تھیں۔ سوائے ضلع راولپنڈی کے کہ گذشتہ سال ان کو باہر جگہ دی گئی تھی۔ مگر اس دفعہ ان کی فرودگاہ اندرون قصبہ میں ہے ۔

(۲) اس دفعہ سواریوں کے ریٹ حسب ذیل ہیں۔ موٹر کار ۸ ، موٹر لاری ۱۲ ، ٹرک ۱۲

(۳) امرتسر اور بٹالہ کے درمیان موٹریں اس کرایہ پر چلتی ہیں جو کرایہ ریل کا ہے۔ اس لئے جو دوست ہندوستان کی طرف سے آدیں اور ان کو امرتسر پر دو گھنٹہ تک بٹالہ والی گاڑی کا انتظار کرنا پڑے ۔ وہ ہمارے اس منتظم سے کہکر جو امرتسر سٹیشن پر متعین ہوگا۔ بذریعہ موٹر بٹالہ پہنچ سکتے ہیں ۔

(۴) احباب کو نہایت تاکید سے عرض کیا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ بالا

ریٹ سے زیادہ ہرگز نہ دیں۔ اور نہ بطور خود کسی سواری پر سوار ہوں۔ بلکہ سب کام منتظمین استقبال بٹالہ کے انتظام کے ماتحت کریں۔

(۵) گذشتہ سال کی طرح اس دفعہ بھی امرتسر سٹیشن پر ہماری طرف سے استقبال کا انتظام ہوگا۔ منتظم صاحب ٹکٹ دے دیں گے اور دیگر جائز و مناسب آرام پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ اور غالباً بابو فقیر علی صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر یہ کام سرانجام فرمائیں گے۔

(سید محمد اسحاق۔ ناظر ضیافت)

نئے سال کے تحائف

مغربی ممالک میں قاعدہ ہے کہ لوگ اپنے دوستوں کو نئے سال کا تحفہ بھیجکر سال نو کی مبارکباد دیتے ہیں۔

سالانہ جلسہ پر احمدی جماعت کے افراد اور ان کے جو دوست آئیں ان کی خدمت میں تحریک کرنے کا ثواب حاصل کرتا ہوں۔ کہ وہ افریقہ کے کالے کالے انگریزی دان بابوؤں اور امریکہ و یورپ کے گورے گورے نو مسلموں اور بلاد عرب و جزائر و دیگر ممالک کے متلاشیان حق باشندوں کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے انگریزی و عربی و فارسی لٹریچر کا تحفہ سال نو پیش کریں۔ دنیا میں اس لٹریچر کی مانگ ہے۔ حق پسند روحیں اس کی خواہاں ہیں۔ مگر ہمارا صیغہ اشاعت کا بجٹ اس ضرورت کو کماحقہ پورا نہیں کر سکتا۔ پس اگر آپ میں سے ہر دوست کم از کم ایک ایک پیسہ عربی یا انگریزی کتاب خرید کر تحفہ سال نو کے طور پر ممالک خارجہ میں بھجوائیں۔ تو [illegible] کہ نئے سال کا آغاز ایک مبارک کام سے کرے گا۔

آپ کا نیازمند ناظر دعوت و تبلیغ

مختلف زبانوں میں تقریریں

قریباً چالیس مختلف زبانوں میں تقریریں ۲۷ر دسمبر کی شام ۸ بجے مسجد اقصیٰ میں ہونگی۔ اور تقریر کرنے والوں کا فوٹو ۲۸ر دسمبر کی صبح کو لیا جائیگا۔ جو صاحب تقریر کرنا چاہیں یا فوٹو کی کاپی خریدنا چاہیں۔ فوراً میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ اور عاجز سے ملیں۔

(محمد صادق عفا اللہ عنہ۔ ناظر امور خارجہ)

ضروری اطلاع

تمام بیرونی ممبران جمعیۃ متحصلین (اولڈ بوائز) مدرسہ احمدیہ کی خدمت میں دوبارہ اطلاعاً عرض ہے۔ کہ امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تمام ممبروں کے قیام کے لئے اندرون قصبہ میں انتظام کیا گیا ہے۔ لہٰذا تمام احباب اس جگہ قیام فرمائیں۔ مکان کا پتہ دفتر منتظم ضیافت سے مل سکیگا۔

(خاکسار عبدالکریم جالندھری (مولوی فاضل) سیکرٹری جمعیۃ متحصلین)

اخبار احمدیہ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے عاجز کو یکم دسمبر ۱۹۲۶ء کو دوسرا فرزند عطا فرمایا۔ حضرت صاحب نے سلطان احمد نام رکھا ہے۔

(نیاز احمد نصر اللہ ستی محمود آباد دخانیوال) (۲) میرے دوست بہادر علی صاحب کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے (غلام محمد تونسہ) اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور خادم دین بنائے۔

وفات

(۱) میری اہلیہ امت اللہ بیگم صاحبہ نومبر کو فوت ہو گئیں۔ مرحومہ بہت مخلصہ تھیں (معراج الدین محاسب انجمن احمدیہ بغداد) (۲) میرا چھوٹا بھائی سراج محمد ۲۵ سالہ جس نے قادیان میں انٹرنس پاس کیا تھا فوت ہو گیا۔ بڑا صابر اور جوشیلا احمدی تھا (گلزار محمد آگرہ) (۳) ۷ر دسمبر میری والدہ صاحبہ ۷۰ سال کی عمر میں فوت ہو گئیں۔ (خلیل الرحمٰن سب ڈپٹی مجسٹریٹ جلپائیگوڑی) ان سب کے لئے دعا مغفرت کیجائے۔

دعا برائے بیماراں

(۱) میرا لڑکا عزیزم ہمام الدین بیمار ہے۔ (صمصام الدین جمشید پور) (۲) میری صحت کی کیلئے دعا کی جائے (ملک ظہور الدین چک نمبر ۱۲۰) (۳) عرصہ سے جسمانی اور روحانی تکالیف میں مبتلا ہوں (سید علی احمد دفتر ڈاک) (۴) حمیدہ خاتون میری بیوی بنت مولوی محمد امیر صاحب کو بخار رہتا ہے۔ (محمد عمر بی۔ اے۔ ایم۔ اے۔ غنوں) احباب ان سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

متفرقات

(۱) میری تبدیلی پھلور ضلع جالندھر ہو گئی ہے۔ جو صاحب اس رستہ سے گذریں۔ مجھے ملتے جائیں (عبدالحی سب پوسٹ ماسٹر پھلور) (۲) میرے لڑکے مبارک احمد کی شادی کی تجویز کمالیہ میں شیخ اللہ بخش صاحب سوداگر چرم کی بڑی صاحبزادی سے ہوئی ہے (محمد دین مقبرہ بہشتی۔) (۳) مسلم بورڈنگ ہاؤس ننکانہ صاحب میں ایک باورچی کی ضرورت ہے۔ جو ۹ روپے ماہوار تنخواہ خوراک رہائش مفت (ابراہیم سپرنٹنڈنٹ ننکانہ بورڈنگ ہاؤس) (۴) نئی ریلوے لائن جو خانپور سے نارووال گئی ہے۔ اس پر ایک سٹیشن ہے امید پور۔ وہاں میں مستقل سٹیشن ماسٹر ہو گیا ہوں (احباب کا خادم رحمت اللہ)۔

اعلان نکاح

مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کے پوتے محمد عبداللطیف کا نکاح مسمات امتہ العلیم بنت مولوی سعد اللہ شاہ صاحب چک ۴۵ سے منشی محمد حسین صاحب سکرٹری نے پڑھا۔

چشمہ ہدایت

یہ ڈاکٹر نور محمد صاحب احمدی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن موچی دروازہ لاہور کی تصنیف ہے جس میں ثبوت ہستی باری تعالیٰ اور مسئلہ [illegible] و تناسخ کے متعلق [illegible] سائنس و فلسفہ کی روشنی میں بحث کی ہے۔ دلائل اچھوتے اور دلچسپ ہیں۔ حجم ۱۱۴ صفحے قیمت صرف ۵ر جلسہ سالانہ پر مل سکیگی۔

ضرورت

ایک جگہ احمدی دوکانداروں، ٹھیکہ داروں اور حرفت پیشہ صاحبان موچی۔ دھوبی۔ جلاہا۔ لوہار۔ وغیرہ کی ضرورت ہے۔ جو اصحاب جانا چاہیں فوراً اپنے تفصیلی حالات کے ساتھ اطلاع دیں۔ انجمنہائے احمدیہ کے سیکرٹری اس طرف جلد توجہ کریں۔

(محمد صادق عفا اللہ عنہ۔ ناظر امور عامہ)

لڑکی کیلئے رشتہ

ایک سید زادی کنواری کا نکاح مطلوب ہے۔ جلسہ سالانہ پر مجھ سے ملاقات کی جائے۔ اور بھی بعض رشتے مطلوب ہیں۔ (اکمل)

سن رائز اور مصباح

سن رائز کے نمونہ کا پرچہ دفتر طبع و اشاعت سے ۱ر پر ملے گا۔ اور مصباح کے نمونہ کا پرچہ ۱ر ہے۔ اور وہیں ان اخباروں کے لئے نقد قیمت خریداری جمع کرائی جائے۔

باورچی کی ضرورت

ایک احمدی باورچی کی ضرورت ہے جو کھانا عمدہ سے عمدہ پکا سکتا ہو اور انگریزی کھانا بھی تیار کر سکتا ہو۔ (معرفت مینیجر الفضل)

اشتہار دینے والوں کو مژدہ

جماعت احمدیہ ہر طبقہ ہر پیشے ہر قابلیت کے افراد پر مشتمل ہے۔ اور نہ صرف ہندوستان کے مختلف علاقوں میں بلکہ ہندوستان سے باہر [illegible] مشرقی افریقہ۔ ماریشس۔ مالابار۔ برہما۔ انگلستان۔ امریکہ۔ آسٹریلیا۔ مجار۔ ایران کابل میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور اس جماعت کا مسلمہ آرگن الفضل ہے ہفتہ میں دو بار شائع ہوتا ہے۔ اس میں اشتہار دینے کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ آپ تھوڑے سے خرچ پر دس لاکھ انسانوں تک اپنی آواز پہنچا سکتے ہیں۔

اجرت رعایتی و واجبی درج ذیل ہے:۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - مورخہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۲۶ء

شاندار دینی اجتماع

پر تشریف فرما احباب کا خیر مقدم

اھلاً و سھلاً و مرحبا

ہم اس عظیم الشان دینی اجتماع اور روح افزا تقریب پر تشریف لانے والے معزز و محترم احباب کا دلی تپاک، اور پُر جوش محبت کے ساتھ استقبال و خیر مقدم کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو پھر سال کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار اور سُنت کو زندہ اور تازہ کرنے کا اور ارض حرم میں حاضر ہونے کا موقعہ عطا کیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہی خاص فضل ہے۔ کہ اس نے آپ لوگوں کو اس قدر اخلاص اور جوش ایمان اور ہمت عطا کی ہے۔ جس کے باعث آپ لوگ موسم سرما کے سفر کی شدت اور تکلیف کو برداشت کرتے ہوئے اور روپیہ اور مال اور تمام آراموں کو قربان کرتے ہوئے اور دنیاوی فوائد پر لات مارتے ہوئے پروانہ وار اس مبارک اور مقدس چشمہ سے سیراب ہونے۔ اپنے ایمانوں کی قوت اور تازگی کے لئے اور خدا تعالےٰ کا ذکر قائم کرنے اور گمراہ و پیاسی روحوں کو اس چشمہ پر لانے اور سیراب کرانے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے جو غیر محدود افضال اور غیر منقطع انعامات آپ لوگوں پر ہونگے۔ ان کا اندازہ ہم کہاں لگا سکتے ہیں۔ علاوہ اس کے آپ لوگوں میں سے ہر ایک دوست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو اپنے ہر ایک قدم اور ہر ستعدی کے ساتھ دنیا پر ثابت کریگا۔ اور عظیم الشان نشان کو اپنے ہاتھ سے پورا کرنے والا ہوگا۔ پس کس قدر مبارک اور سعادت مند وہ انسان ہے۔ جو حضرت احمدؑ کی صداقت اور عزت کا نشان ہو۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کا زندہ ثبوت بنے۔ اور آیات اللہ میں سے ایک آیت اور شعائر اللہ میں سے ایک شعائر ہے۔ یہ وہ انعام اور وہ فضل ہے کہ جس کو قومیں دُنیا سے ترستی چلی گئیں۔ ہزاروں اولیاء اور صلحاء اس نعمت کے لئے تڑپتے ہوئے اس دنیا سے گذر گئے۔ اور آیندہ قومیں آئینگی۔ اور آہ و زاری کرینگی کہ کاش! وہ اس زمانہ میں ہوتیں۔ اور وہ اس انعام کی وارث بنتیں۔ یہ دن اپنی آنکھوں سے دیکھتیں۔ بادشاہ اپنی بادشاہتیں ان دنوں کے پھر واپس آنے اور ان دنوں کو دیکھنے کے لئے قربان کرنے کو تیار ہونگے۔ صاحب حکومت اپنی حکومتیں دولت مند اپنی دولتیں غرض ہر محبوب چیز نثار کر دینا چاہینگے لیکن یہ پُر سعادت اور بابرکت زمانہ ان کو نصیب نہ ہوگا۔ ہاں ممکن ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس تڑپ آمیز خواہش اور پُر شوق آرزو کا اجر ان کو عطا کرے ؂

دُنیا میں یہ دن بار بار نہیں آیا کرتے۔ اور نہ اس قسم کا زمانہ ہمیشہ رہا کرتا ہے۔ کہ جو نبی کا زمانہ ہو۔ یا اس کے خلفاء اور اصحاب کا زمانہ ہو۔ دیکھیے آج ہم کس قدر خواہش رکھتے ہیں۔ کہ ہمیں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ نصیب ہوتا۔ اور صحابہ میں داخل ہوتے۔ اور وہ تمام کام کرتے جو صحابہ نے کئے۔ یا کم از کم آپ کے صحابہ کو ہی ہم دیکھتے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے درحقیقت اس زمانہ میں بھی اس نعمت سے ہمیں محروم نہیں رکھا۔ جبکہ بروز محمدؐ کا زمانہ مبارک ہمیں عطا کیا۔ اور آپ کے خلفاء کے زمانہ میں اس پاک زمین میں داخل ہونے اور اس کی قائم کردہ تقریب میں شامل ہونے کی توفیق بخشی۔ آج ہم اس کامل مظہر محمدؐ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اگر نہیں دیکھتے۔ تو اس کے جانشین فرزند کو تو ہم دیکھ رہے ہیں۔ جو حسن و احسان میں اسی کا نظیر ہے۔ پھر ہم اس کے پاک صحابہ کو دیکھتے ہیں۔ جو حضرت مسیح اقدس کی صحبت سے فیض یافتہ اور آپ کے تربیت یافتہ ہیں۔ ہم اس نعمت اور اس فضل پر جس قدر بھی سجدات شکر بجا لائیں۔ کم ہیں ؂

اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اس نعمت بیش بہا سے جو سینکڑوں سال بعد نصیب ہوئی ہے۔ پورے طور پر فائدہ اٹھائیں۔ آپ لوگ جو اپنے آراموں اور گھروں اور تعلقات اور وطنوں کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے چھوڑ کر مقدس امام اور خدام اسلام کی تقریریں سُننے اور ان پر عمل کرنے کے لئے یہاں تشریف لائے ہیں تو اپنے مقصد کو پورے طور پر حاصل کریں۔ اور اس کے سوا کسی اور بات میں اپنا وقت ضائع نہ کریں کیونکہ بعض تو سعید الفطرت اور سُننے والوں کو نہیں سے کھینچ لا سکتے ہیں۔ اور پھر وہ موقعہ ہاتھ نہیں آتا۔ ان دنوں میں بعض وقت اللہ تعالیٰ کی خاص برکات اور انوار نازل ہو رہے ہونگے۔ اس لئے کسی وقت کسی موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور تمام وقت اس مقصد کے پورا کرنے میں صرف کریں۔ تا خاص برکات کے بھی آپ لوگ وارث ہوں ؂

ان دنوں ہر وقت خدا تعالیٰ کے ذکر اور دعاؤں میں مشغول رہیں۔ کیونکہ یہ دعاؤں کی بھی خاص قبولیت کے دن ہیں۔ تقریریں سننے کے علاوہ اوقات کو تفریح کا وقت نہ خیال کریں۔ بلکہ اسے بھی نہایت قیمتی وقت سمجھکر کچھ دعا میں کچھ احباب سے نیکی کی باتیں سننے اور سُنانے میں اور ازدیاد ایمان اور باہمی محبت میں صرف کریں۔ اور اپنے مالوں کو اس موقعہ پر ادھر اُدھر صرف دنیوی ضروریات کے پورا کرنے میں خرچ نہ کریں۔ بلکہ اشاعت اسلام اور غرباء کی امداد کے لئے جو مدّیں قادیان میں ہیں۔ ان میں خرچ کریں۔ اور ان کتب کے خریدنے میں جو اشاعت اسلام اور روحانی و اخلاقی ترقیات کی ذرائع ہیں۔ ان میں صرف کریں کہ ان چیزوں میں آپ لوگوں کا ایک ایک پیسہ خدا کے غیر محدود روحانی اور لاثانی خزانوں کا آپ کو مالک بنائے گا ؂

ہاں ان دنوں میں خصوصیت کے ساتھ اپنی بیوی بچوں کے دلوں میں بھی تقریروں کے خاموشی اور سکون اور غور و فکر کے ساتھ سننے اور ان پر عمل پیرا ہونے کے لئے اور ان تمام باتوں کے لئے کہ جن کے لئے آپ لوگ تشریف لائے ہیں۔ وقتاً فوقتاً شوق پیدا کرتے رہیں۔ کہ عورتوں اور بچوں کو بوجہ ان کی طبعی کمزوریوں کے اہتمام کے ساتھ شوق دلانے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ آپ ہماری کوتاہیوں اور کمزوریوں سے جو آپ کی مہمان نوازی اور خدمت و تواضع میں ظاہر ہوں یا ہم میں سے کسی سے کسی وجہ سے کوئی اخلاقی یا ایمانی کمزوری واقع میں سرزد ہو یا آپ کی نظر میں ہو۔ تو اس سے چشم پوشی کرنا ہوگا۔ اور اپنے ایمان یا روحانیت کا اس کے عوض میں نقصان نہ کر لینا ہوگا۔ بلکہ اپنے اس کمزور بھائی کے لئے دعا کرنے کا آپ کو اچھا موقعہ ملے گا۔ اور اس طرح سے آپ دُہرے اجر کے مستحق ہوں گے۔ ایک اپنے بھائی کی غلطی پر عفو و بردباری کا اجر اور دوسرا اس کے لئے دُعا کا ثواب ملے گا۔

دوسری غرض یہ ہے کہ اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار کی زیارت کرنا اور آپ کے لئے دعا کرنا بھی روحانیت کی ترقی کے لئے ایک ذریعہ ہے۔ پس آپ لوگوں کی یہاں تشریف آوری کے منافع میں ایک یہ بھی ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر

بھی حاضری کا شرف حاصل کرینگے۔ کہ اس سے حضرت اقدس کے تمام اوصاف سامنے آجائینگے۔ بلکہ آپ کے ذہنوں اور قوت متصورہ کے سامنے حضور پُرنور کی مبارک زندگی کے تمام کارنامے نمایاں ہونگے۔ جس سے آپ کے ایمانوں میں غیر معمولی حرکت اور قوت پیدا ہوگی۔ اور آپ کے دلوں میں غیر معمولی تحریک اور جوش تعلق باللہ اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے پیدا ہوگا۔ اور آپ کے نام کو زندہ اور روشن کرنے اور آپ کے تمام کاموں کی تکمیل اور آپ کے لگائے ہوئے باغ کی آبپاشی اور سرسبزی کے لئے اور آپکے مشن کو تمام دنیا میں ہر جدوجہد کے ساتھ پھیلانے کے لئے اور اس کام میں ہر قسم کی قربانیوں کے لئے خاص جذبہ حاصل ہوگا:

انسانی فطرت کے مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ بسا اوقات جسم کے ساتھ زندوں کے مواعظ حسنہ اس قدر اثر نہیں کرتے جس قدر اثر روح کے ساتھ زندوں کے واقعات اور کارناموں کا تصور کرتا ہے۔ کیونکہ زندوں کے پھر بھی بعض نقائص زیر نظر ہوتے ہیں۔ لیکن وفات یافتہ بزرگوں کی خوبیاں ہی زیر نظر ہوتی ہیں۔ اور ان کے ساتھ اخلاص اور عقیدت مندی زیادہ ہوتی ہے۔ اور ان کی عزت ومحبت زیادہ دل میں ہوتی ہے قوموں کی زندگی اور بقا کا ایک بڑا ذریعہ یہ بھی ہے۔ کہ ان کے سامنے ان کے بزرگوں اور مقدس ہستیوں کے واقعات اور کارنامے متمثل ہوتے رہیں۔ گویا ان کی تمام زندگی کا نقشہ ہی تصور کی آنکھوں کے سامنے رہے:

دوسرا فائدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار کی زیارت سے یہ ہے کہ اس مقدس مقام پر بھی اللہ تعالیٰ کی برکات اور انوار نازل ہوتے ہیں۔ جہاں اللہ تعالیٰ کے محبوب مدفون ہوتے ہیں۔ تو حضرت اقدس کی خوابگاہ پر جانیوالے کو ان برکات اور انوار الٰہیہ سے بھی حصہ ملیگا۔ کہ جو اس پر نازل ہوتے ہیں:

تیسرے اس لئے بھی وہاں جانا فائدہ رساں ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ میں سب سے بڑے محسن ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اگر دنیا میں انسانوں میں سے کوئی محسن موجود ہے۔ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود ہی ہے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کے برابر ہمارا کوئی محسن نہیں ہوسکتا۔ اس لئے احباب کے لئے ان احسانوں کی قدر اور شکریہ ادا کرنے کا یہ بھی ایک ذریعہ اور موقعہ ہے۔ کہ حضرت صاحب کے مزار پر حاضر ہوکر آپ کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔ ان پر درود بھیجیں۔ اور یہ دعا کریں کہ ان پر اپنی شان کے مطابق برکات اور انوار نازل فرمائے۔ اور جتنے بلند سے بلند درجات ہوسکتے ہیں۔ وہ آپ کو عطا ہوں۔ اور آپکے نام کو اس عزت اور شہرت کے ساتھ دنیا میں بلند کرے۔ کہ جس کا اس نے وعدہ کیا ہوا ہے۔ اور نہ صرف حضرت اقدس کے لئے دعائیں کریں۔ بلکہ آپ کے دیگر تمام اصحاب اور غلاموں کے لئے دعائیں کریں۔ کہ جو خدا کے برگزیدہ کے قدموں میں مدفون ہیں:

شذرات

(مرسلہ حضرت عرفانی)

گرجا کے منبر سے گالیوں کی بوچھاڑ اور گھوڑ دوڑ کی جوابازی کی تائید

ولایت میں گھوڑ دوڑ کے جوئے پر گورنمنٹ نے ٹیکس لگادیا ہے

میں سمجھتا ہوں۔ ہر دانش مند آدمی گورنمنٹ کے اس فعل کی تائید کریگا۔ اور اسے قابل تعریف سمجھے گا۔ اس ٹیکس کی وجہ سے کچھ نہ کچھ اس میں کمی ہوگی۔ چنانچہ جس روز یہ ٹیکس لگایا گیا ہے۔ اسی روز بہت کم شرط بازی ہوئی۔ یہ بہت خوش کن ابتدا ہے۔ مگر سب سے زیادہ ناراضی اس فعل پر جس قوم کو ہوئی ہے۔ وہ یہاں کے مذہبی مقتدا ہیں۔ پادری اس کو پسند نہیں کرتے۔ اس کے کیا وجوہات ہیں۔ میں ان کی تحقیقات کرنا عبث سمجھتا ہوں۔ برمنگھم میں ایک پادری صاحب نے اس ٹیکس کے خلاف دو ہزار کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے مجوزین ٹیکس کے لئے دشنام آمیز الفاظ کا استعمال کیا۔ جن پر اخباری بحث شروع ہوگئی ہے ایک صحیح المذاق شخص کو یہ سنکر بہت تعجب ہؤا۔ وہ اخبار میں لکھتے ہوئے اپنی چٹھی کا آغاز ان الفاظ سے کرتا ہے۔

"میں آپ کو ان الفاظ کے استعمال کرنے سے ایک صدمہ پہنچا رہا ہوں۔ جو کبھی بھی کسی منبر سے نہیں بولے جانے چاہیئیں تھے"

پادری صاحب کے پاس شائد اس کی دلیل ہو کہ اس نے انجیل میں کسی انسان خدا کو سانپ اور سانپ کے بچے" اور بعض اور سخت الفاظ بولے ہیں۔ لیکن گھوڑ دوڑ کی شرط کے متعلق ٹیکس لگائے جانے کے سوال پر اس قدر آپے سے باہر ہوجانا کہ مجوزین کو

They are bloody fools

کہدیا جائے۔ جو یہاں کے اخلاقی معیار کے لحاظ سے خطرناک گالی ہے۔ کہاں کی روحانیت ہے؟ گورنمنٹ کا یہ فعل سراسر قابل تعریف ہے۔ اور ملک کی اصلاح حالت کے لئے ہے خیر محبت کا وعظ کرنے والے پادریوں کا یہ رویہ شائد حقیقت کو ظاہر کرسکیگا کہ ؎

بزیر دلق مرقع کمندہا دارند
درازدستی ایں کوتہ آستیناں بین

اخلاقیات کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کی فتح

بعض اوقات مجھ پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ جب میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بعض ارشادات اور ملفوظات کی فتح کو دیکھتا ہوں۔ قرآن کریم نے جو فلسفہ اور جو صداقتیں دنیا کے سامنے پیش کی ہیں۔ ان کی عظمت اور شوکت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب ہم ان اسباب اور حالات کو دیکھتے ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے وقت تھے آپ کا کہیں تعلیم نہ پانا اور اس زمانہ کا علوم وفنون کا عہد ہی نہ ہونا۔ بلکہ زمانہ جاہلیت کہلانا بہت بڑی دلیل اس عظمت کی ہے۔ اسی طرح پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن حقائق اور معارف کا انکشاف فرمایا۔ قادیان جیسی بستی میں رہ کر صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی خاص تعلیم اور تفہیم تھی۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح کے کلام میں بعض ایسی صداقتوں کو میں نے پایا ہے۔ جو ایک عرصہ دراز پہلے کہی گئی ہیں۔ اور آج لوگ اس طرف آرہے ہیں:

منجملہ ان کے آپ نے ایک سالانہ جلسہ پر اخلاق فاضلہ کے متعلق تقریر کرتے ہوئے بتایا تھا کہ بعض گناہ اور جرائم جو آج گناہ اور جرائم سمجھے جاتے ہیں۔ وہ حقیقت میں گناہ اور جرائم نہیں۔ بلکہ امراض ہیں۔ جو جسم کے کسی حصہ کے نقص اعصاب کی وجہ سے ان کا صدور ہوتا ہے۔ وقت آجائے گا کہ ایسے لوگ ہسپتالوں میں بھیجے جایا کرینگے۔ سینکڑوں آدمیوں کی نوٹ بکوں میں اس کے متعلق اندراج ہے۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ کس جلسہ پر یہ تقریر ہوئی تھی۔ آج اس کی صداقت کو میں یہاں پاتا ہوں۔ تو خوشی سے پھولا نہیں سماتا:

آج سال کے ایک پادری کو لنکا شایر کی عدالت میں بعض قبیح جرائم کے بدلے میں چھ ماہ کی سزا ہوئی۔ جج نے سزا کا حکم سناتے وقت کہا کہ:-

میں ڈکلی (پادری کا نام ہے) کو کسی ہوم میں بھیجنے کی درخواست تو منظور نہیں کرسکتا۔ اس کو اپنے کئے کی وہ سزا بھگتنی چاہیئے۔ جو قانون نے اس کے لئے مقرر کی ہے مگر با ایں ہمہ میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ جرم محض دماغی عارضہ کا نتیجہ ہے۔ وقت آجائے گا۔ جبکہ ایسے مقدمات میں مجرمین کا علاج ہسپتالوں میں ہؤا کریگا"

حضرت خلیفۃ المسیح نے یہی الفاظ آج سے چند سال پیشتر فرمائے تھے۔ انکو پڑھکر مجھ پر وجد طاری ہوگیا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں کیا امام دیا ہے کہ اس کی غلامی میں ہم کہیں شرمندہ نہیں۔ متعنا اللہ بطول حیاتہٖ۔ آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۷ دسمبر ۱۹۲۶ء

(پیغمبر)

مذہب کی روح

مذہب کی جان اور خلاصہ اور اس کی روح اگر کوئی چیز ہے۔ تو وہ صرف دعا ہے۔ ہر ایک مذہب جو خدا تعالےٰ کی طرف سے کبھی کسی زمانہ میں قائم ہوا اور ہر ایک وحی جو کسی زمانہ میں کسی گوشہ میں نازل ہوئی۔ اس میں دعا کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور خصوصیت سے اس پر زور دیا گیا ہے۔ اس زمانہ میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گفتگو کو آپ کی تقریروں کو آپ کی تحریروں کو غرض آپ کے جس کام کو بھی ہم دیکھیں تو آپ مجسم دعا نظر آتے ہیں۔ ان کی تحریریں دعا ہیں۔ ان کا عمل دعا ہے۔ ان کا ہر ایک کام دعا ہے +

مشکلات کا یقینی علاج

اگر کوئی چیز ایسی دنیا میں ہے۔ جو یقینی علاج ہے روحانی امراض کی اور تمام مشکلات کی تو وہ دعا ہے +

زندہ مذہب کی علامت

پس اگر کسی مذہب اور کسی تعلیم سے دعا کو نکال ڈالیں۔ تو وہ مردہ چیز ہے۔ کیونکہ زندگی تو زندہ شخص کے آثار سے۔ اس کے کاموں سے نظر آتی ہے۔ کسی چیز میں محض خوبصورتی کا پایا جانا زندگی پر دلالت نہیں کرتا۔ زندگی تو کاموں سے نظر آتی ہے۔ اور کوئی کام ایک زندہ چیز ہی دے سکتی ہے۔ مردہ چیز تو خواہ کس قدر خوبصورت ہو۔ کوئی کام نہیں دے سکتی۔ ایک مردہ ہمیں کیا کام دے سکتا ہے اس کی خوبصورتی ہمارے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح اگر کوئی تعلیم خوبصورت بھی ہو۔ لیکن اس میں دعا کی تعلیم نہ ہو۔ تو وہ مردہ ہے۔ کیونکہ اس میں زندگی کے آثار نہیں۔ اس میں وہ چیز نہیں۔ کہ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی صفات ظاہر ہوتی ہیں۔ اور وہ صرف دعا ہے۔ کہ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کے افعال ظاہر ہوتے ہیں۔ اس لئے ایک شخص خواہ کتنا ہی اعلےٰ درجہ کا لیکچر دے۔ لیکن اگر اس کے ساتھ اس کی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی تائید اور نصرت ساتھ نہیں۔ تو وہ لیکچر کیا اثر رکھتا ہے۔ تو دعا کو نکال کر مذہب کا کچھ باقی نہیں رہ جاتا۔ اب دیکھو دنیا میں پہاڑ خوبصورت نظر آتے ہیں۔ دریاؤں کا نظارہ خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ سبزہ زاروں کا منظر بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ان میں انسان اپنی زندگی نہیں گذار سکتا۔ تھوڑی دیر کے لئے تفریح کے طور پر دریاؤں اور پہاڑوں کے بے نقص نظاروں اور سبزہ زاروں کو پسند کرے گا۔ اور اپنا دل بہلائے گا۔ لیکن ان میں زندگی نہیں گذار سکتا۔ زندگی گذارنے کے لئے پھر انہیں لوگوں میں جائیگا۔ جو زندہ ہیں۔ وہ ان بے نقص اور بے عیب نظاروں کو چھوڑ کر عیب دار مگر زندہ انسانوں کے پاس ہی رہنا اور زندگی گذارنا پسند کرے گا۔ کیونکہ ان انسانوں میں روح ہے۔ زندگی ہے۔ مگر دوسرے نظاروں میں زندگی نہیں۔ گو وہ بے نقص ہیں +

اور وہ چیز جو جاندار ہے۔ خواہ وہ عیبوں اور نقائص سے ہی بھری ہوئی ہو۔ بے جان چیز پر فضیلت رکھتی ہے۔ جب عیب دار جاندار کو ہم بے نقص غیر جاندار پر فضیلت دیتے ہیں۔ تو ذی روح چیز جو خوبصورت اور بے نقص بھی ہے۔ اس کو ہم غیر ذی روح چیز پر کیسے فضیلت دے سکتے ہیں +

پس جب تک کہ کسی تعلیم میں اللہ تعالےٰ کا فضل اور اس کا رحم زندہ طور پر ہمارے شامل حال نہ ہو۔ اس وقت تک وہ تعلیم زندہ نہیں کہلا سکتی۔ وہ مذہب کہ جس میں دعا کی تعلیم نہیں۔ وہ مردہ مذہب ہے۔ زندہ مذہب وہی ہے۔ کہ جس میں سب سے زیادہ زور دعا پر ہو +

دعا سے کام نہ لینے والوں کی مثال

اور جو لوگ دعا سے کام نہیں لیتے ان کی مثال ایسی ہی ہے۔ کہ جیسے کوئی قبرستان میں بیٹھ جائے۔ کون ایسا شخص ہے۔ جو زندوں کو چھوڑ کر مردوں میں چلا جائے۔ کیونکہ مردہ عمل کے زمانہ سے گذر گیا ہے۔ اور اس کی روح قبرستان میں نہیں۔ وہ تو خدا کے پاس ہے۔ البتہ جسم قبرستان میں ہے۔ اور وہ بغیر روح کے کچھ فائدہ نہیں دے سکتا +

جس چیز کی محبت کا ہمارے ساتھ تعلق ہے۔ وہ تو زندہ چیز ہونی چاہیئے۔ اور مذہب میں سے زندہ چیز دعا ہے +

دعا سے اللہ تعالےٰ کی صفات کا ظہور

انسان جب دعا کرتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کی صفات ظاہر ہوتی ہیں۔ اس کی نہاں در نہاں ہستی کو اپنے قریب پاتا ہے۔ اور جب اس کی طاقتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اس کا جلوہ نظر آتا ہے۔ تو اس وقت پتے پتے میں زندگی نظر آتی ہے۔ اور جب اللہ تعالےٰ بندے کی دعا سنتا ہے۔ تو اس وقت انسان کو مردہ چیز میں بھی زندگی نظر آنے لگتی ہے +

دعا کرنے والے کو ہر چیز میں خوبی نظر آتی ہے

حضرت مسیح علیہ السلام ایک دفعہ کہیں جا رہے تھے۔ تو راستہ میں ایک کتا پایا گیا۔ ان کے دوسرے ساتھیوں نے تو اس کی بدبو وغیرہ کا ذکر کیا۔ لیکن حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا۔ تم اس کی بری شکل کو تو دیکھتے ہو۔ لیکن اس کے دانتوں کو نہیں دیکھتے کیسے سفید ہیں۔ تو جو لوگ دعائیں کرنے والے ہوتے ہیں۔ ان کو عیب نہیں نظر آیا کرتے۔ بلکہ ان کی نظر خوبیوں پر ہی پڑتی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ کو دیکھتے ہیں۔ اور جو لوگ خدا کو دیکھ لیتے ہیں۔ وہ خود زندہ ہوتے ہیں۔ ان کو اس کی مخلوق میں عیب کم نظر آتے ہیں۔ اور جتنے جتنے عیب کسی میں نظر آتے ہیں۔ اتنے حصہ میں وہ خود مردہ ہوتے ہیں +

نبیوں کو ہی دیکھ لو۔ وہ مجسم خوبی ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو لوگوں میں عیب نہیں نظر آتے وہ ہر چیز میں خوبی دیکھتے ہیں۔ اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ وہ خود کامل زندہ ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے مقابل عیب دار لوگوں کو ان میں خوبیاں نظر نہیں آتیں۔ بلکہ نقص ہی نقص نظر آتے ہیں۔ اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ وہ خود مردہ ہوتے ہیں ۔

پس جس کو جتنے عیب کسی کے نظر آتے ہیں۔ اس کو سمجھنا چاہیئے کہ اتنا ہی وہ مردہ ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعودؑ سے خود سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ اگر غور کر کے دیکھا جائے۔ تو کافر بھی رحمت ہوتے ہیں۔ اگر ابوجہل نہ ہوتا۔ تو اتنا قرآن کہاں اترتا۔ اگر سارے حضرت ابوبکرؓ ہی ہوتے۔ تو صرف لا الٰہ الا اللہ ہی نازل ہوتا +

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کے ہو جاتے ہیں۔ ان کو ہر چیز میں بھلائی نظر آتی ہے۔ ایک دفعہ لاہور میں ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو زور سے دھکا دیکر گرا دیا۔ دوسرے دوست ناراض ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ کہ اس نے مجھے جھوٹا سمجھ کر دھکا دیا ہے۔ اگر وہ سچا سمجھتا تو کیوں ایسا کرتا۔ اس نے تو اپنے خیال میں نیک کام کیا ہے۔ اور حق کی حمایت کی ہے اب دوسرا اگر ہوتا تو ڈنڈا لے کر پیچھے پڑ جاتا۔ لیکن آپ ہیں کہ ایک مخالف کی ایسی حرکت کو بھی برا نہیں مناتے۔ بلکہ دوسروں کو فرماتے ہیں۔ کہ اس نے تو نیک خیال سے حق کی خاطر ایسا کیا ہے۔ اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ جو لوگ دعاؤں کے عادی ہوتے ہیں۔ اور دعاؤں کے نتیجہ میں ان کو ہر چیز میں زندگی نظر آتی ہے۔ تو ان کو عیب نہیں نظر آتے۔ بلکہ نیکیاں اور خوبیاں ہی نظر آتی ہیں +

اسی وجہ سے بعض وقت ایسے لوگوں کو بے وقوف سمجھا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ یہ لوگ بیوقوفی کی وجہ سے لوگوں سے دھوکا کھا جاتے ہیں۔ حالانکہ اس کی وجہ بے وقوفی نہیں ہوتی۔ بلکہ یہی وجہ ہوتی ہے۔ کہ ان کو زیادہ تر خوبیاں دکھائی دیتی ہیں +

حضرت نظام الدین اولیاءؒ

چنانچہ ایک قصہ مشہور ہے۔ کہ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کو بعض جگہ جلوہ الٰہی نظر آ جاتا تھا۔ اس لئے ایک دفعہ آپ نے رستہ میں جاتے ہوئے ایک خوبصورت لڑکے کو چوم لیا۔ اس وجہ سے کہ اس میں آپ کو اللہ تعالےٰ کا جلوہ نظر آیا۔ دوسرے مریدوں نے بھی اس کو چوم لیا۔ لیکن آپ کے ایک مرید نے جو بعد میں آپ کا خلیفہ ہوا نہ چوما تو دوسرے مرید اسے کہنے لگے۔ کہ تم نے کیوں نہیں اسے چوما۔ جب کہ اس کو پیر صاحب نے چوم لیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم مرید نہیں ہو۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ تم کو اس میں خدا کا جلوہ نظر

گیا ہوگا۔ اس لئے تم نے چوم لیا مجھے نہیں نظر آیا۔ تو میں کیونکر چومتا۔ آگے جاکر حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ نے آگ کو چوم لیا۔ تو وہاں دوسرے مرید پیچھے ہٹ گئے۔ لیکن اس مرید نے آگے بڑھ کر اسے چوما۔ اس نے کہا اب یہاں تمہیں کیوں نہیں جلوہ نظر آتا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ جیسے جیسے انسان خدا کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ اتنا ہی اسے ہر چیز میں اللہ تعالےٰ کا جلوہ نظر آتا ہے۔ اور یہ بات دعا سے حاصل ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ و اذا سالک عبادی عنی فانی قریب۔ کہ دعا کرنے والے کے میں قریب ہوجاتا ہوں۔ پس اگر کوئی بات ہے کہ جس سے انسان اللہ تعالےٰ کے قریب ہوجاتا ہے۔ تو وہ صرف دعا ہے۔

دعائیں قانون الٰہی

ہاں بعض لوگ نادانی سے اس کا غلط استعمال کر لیتے ہیں۔ بے شک ہر بات اللہ تعالےٰ ہی پوری کرتا ہے۔ اور دعاؤں کو وہی سنتا ہے لیکن جو قانون اس نے باندھے ہوئے ہیں۔ انہیں وہ یونہی نہیں توڑتا مثلاً اس نے پیاس بجھانے کے لئے پانی دیا ہوا ہے۔ تو اس کے محض دعا کرنے سے خود بخود ہی اس کے منہ میں نہیں آجائیگا۔ اس کے حاصل کرنے کے لئے اس کو صحیح کوشش بھی کرنی پڑیگی۔

کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ہی دعا بتلائی ہے۔ اور اللہ ہی نے کنوئے بھی تو بنائے ہیں۔ تو ہمیں دعا کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس نے قانون بھی بنائے ہوئے ہیں۔ جن کے ماتحت ہمیں دعا کرنی چاہیئے۔ اب مثلاً کوئی کہے کہ مانگو جو مجھ سے مانگنا چاہتے ہو۔ تو اس کا یہی مطلب ہوگا۔ کہ اس کے قانون کے ماتحت مانگو۔ نہ یہ کہ اس کے قانون کو توڑتے ہوئے مانگو۔ اور اللہ تعالےٰ کے قوانین تو وہ ہیں۔ جو ہماری پیدائش سے بلکہ ہمارے آباؤ اجداد کی پیدائش سے بھی پہلے کے ہیں۔

ہر دعا قبول نہیں ہوتی

دوسری یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے کہ ہر دعا کا قبول ہونا ضروری نہیں۔ کیونکہ اصل غرض ہماری پیدائش کی یہ نہیں۔ کہ ہمیں مکان مل جائے۔ یا زمین مل جائے یا گھوڑا مل جائے۔ بلکہ اصل غرض تو یہ ہے کہ ہمارے نفس پاک ہوں۔ یہ چیزیں تو عارضی ہیں۔ اور اصل غرض کو پورا کرنے کے لئے یعنی نفس کے تزکیہ کے لئے مصائب و مشکلات کا آنا ضروری ہے۔ بعض وقت نفس مصائب اور مشکلات کے ذریعہ ہی پاک ہوتا ہے۔ مثلاً کہیں مال کا نقصان ہو جاتا ہے کبھی عزت کا نقصان ہوتا ہے۔ کبھی اولاد مر جاتی ہے۔ اب ہر شخص بیٹے کے لئے دعا مانگتا ہے کہ زندہ رہے۔ اگر ہر شخص کی دعا اللہ تعالےٰ اسی طرح قبول کرے کہ اس کا بیٹا ہمیشہ زندہ رہے۔ تو اس طرح کسی کا بیٹا کبھی بھی نہیں مرے گا۔ اور دنیا سے اس کا قانون جو موت مقرر ہے اٹھ جائیگا۔ تو ایک تو اس کا قانون ٹوٹتا ہے۔ دوسرے انسان کے نفس کا تزکیہ نہیں ہوتا۔ تو مشکلات بھی کئی حکمتوں کے ماتحت آتی ہیں۔ جب کوئی مصیبت اس کی غفلت کی وجہ سے آتی ہے۔ تو اس کو اللہ تعالےٰ اس کی دعا سے ٹلا دیتا ہے۔ لیکن وہ مصیبت جو خدا کی طرف سے اس کی حکمت کے ماتحت آتی ہے۔ اس کو اللہ تعالےٰ نہیں ٹلایا کرتا۔ اور اگر ٹلاتا ہے تو اس وقت جب کہ اس کے ٹلانے کا موقعہ آتا ہے۔ یا اس کا ٹلانا اس کے تقویٰ کے لئے زیادہ مفید ہو۔

ابتلاؤں کی غرض

دو صورتوں میں ابتلا آیا کرتے ہیں یا تو دل کا گند ظاہر کرنے کے لئے اور اس کی پاکیزگی کے لئے۔ یا اس کی پاکیزگی کو ظاہر کرنے اور اس کے لئے اپنی غیرت کا اظہار کرنے کے لئے۔ اور یہ صورت خاص لوگوں کے لئے ہے۔ مصیبت کے آنے کی ان دو اغراض میں سے ایک غرض ضرور ہوتی ہے۔ کیونکہ مصیبت میں جب انسان گھر جاتا ہے۔ تو اس کو پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ میرے اندر کس قدر کمزوری ہے۔ یا کیا عیب ہے۔ اور اس سے اور بھی نیکی اور تقویٰ میں ترقی ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی طرف زیادہ جھکتا ہے۔

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر دعا کا قبول ہونا ضروری نہیں۔ اور نہ قبول ہوسکتی ہے۔ اب مثلاً دو شخص مقدمہ کر رہے ہیں۔ اور بسا اوقات دونوں فریق اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں۔ وہ دونوں ہی دعا کریں۔ کہ اسے کامیابی حاصل ہو۔ تو اب بتاؤ۔ اللہ تعالےٰ کس کی سنے گا۔ یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ دونوں سچے ہوں۔ ایک بہرحال حق پر ہوگا ایک ناحق پر۔ اب اللہ تعالےٰ تو اس کی دعا سنے گا جس کا حق زیادہ ہے۔ اور دوسرے کی دعا کا قبول نہ کرنا ہی اس کے حق میں اچھا ہے۔

پھر دعا کے بغیر روحانیت بھی حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور نہ مذہب کی غرض پوری ہوسکتی ہے۔

دعا عبادت بھی ہے

دعا سوال بھی ہے اور عبادت بھی۔ اگر قبول ہوجائے تو دعا ہے۔ اگر قبول نہ ہو تو عبادت میں شمار ہوگی۔ اور چونکہ ہم ہر چیز کے محتاج ہیں۔ اس لئے دعا کا قبول ہونا بھی چاہتے ہیں۔ لیکن حق یہی ہے۔ کہ دعا قبول نہ ہونے والی قبول ہونے والی کی نسبت بہتر ہے۔ کیونکہ وہ عبادت میں شمار ہوگی۔ اور خدا کی رضاء کی موجب ہوگی۔ جو ہماری پیدائش کی اصل غرض ہے۔ اور عبادت بہرحال ہماری مسئول چیزوں سے بہتر ہے۔ سوائے اس دعا کے جو اللہ تعالےٰ کے قرب اور اس کی رضاء کے لئے ہو۔

نصیحت

میں تمام دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمیشہ خدا تعالےٰ سے دعائیں مانگا کریں۔ دعا تو وہ چیز ہے۔ کہ جس میں اللہ تعالےٰ نے مومن اور کافر میں بھی تمیز نہیں رکھی۔ جس طرح اس کا رزق سب کے لئے ہے۔ اسی طرح اس کے حضور دعا بھی سب کے لئے ہے۔ ہاں مومن کی دعا وہ زیادہ سنتا ہے جس طرح مومن اگر چاہے۔ اور کوشش کرے تو دنیاوی عزت بھی مومن کو ہی زیادہ ملتی ہے۔ جیسے صحابہ کو اللہ تعالےٰ نے دنیوی عزت بھی عطا کی۔

نماز جمعہ کے بعد میں تین شخصوں کا جنازہ پڑھوں گا۔ ایک تو غیاث الدین احمد صاحب بنگالی ہیں۔ جو سلسلہ میں بہت مخلص نوجوان تھے۔ ایف۔ اے تک تعلیم رکھتے تھے۔ یہاں بھی انہوں نے دو سال دینی تعلیم حاصل کی۔ تبلیغ کے لئے بہت جوش رکھتے تھے۔ تھوڑا سا وقت حصول معاش میں دیگر باقی سب وقت تبلیغ میں خرچ کرتے تھے۔ دوسرے چوہدری نعمت خاں صاحب کی اہلیہ ہیں۔ جہاں وہ فوت ہوئیں وہاں جماعت نہیں ہے۔ تیسرے صاحب سید حاکم شاہ صاحب ہیں۔ جو بہت پرانے اور مخلص احمدی تھے۔

چندہ جلسہ بیس فیصدی دینے والی جماعت

مرزا برکت علی صاحب امیر جماعت احمدیہ آبادان کی طرف سے تحریک چندہ جلسہ کے جواب میں ذیل کی چٹھی موصول ہوئی ہے۔ آپ لکھتے ہیں "تحریر فرمایا ہے۔ کہ چندہ سالانہ اوّل تو بیس فیصدی کے حساب سے ادا کیا جائے۔ ورنہ کم از کم یکصد روپیہ ماہ جنوری تک ضرور روانہ کر دیا جائے"

اس وقت تک جو یہاں کی جماعت کے چندہ کی فہرست آپ کی خدمت میں روانہ کی گئی ہے۔ وہ مبلغ ۸/۴۱ کے وعدے تھے۔ اور اس ماہ میں وصول کرکے روانہ کرنے کا ارادہ تھا۔ اس چٹھی کے پڑھنے سے دوبارہ دل میں ایک جوش اٹھا۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کی۔ پھر آپ کی چٹھی لے کر ہر ایک دوست کے پاس گیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر ایک بھائی نے لبیک کہتے ہوئے اپنی حیثیت سے بڑھ کر چندہ دیا۔

مرزا برکت علی صاحب	۶۰ ـ ـ ـ
میاں امام الدین صاحب	۱۵ ـ ـ ـ
میاں محمد رفیق صاحب	۱۰ ـ ـ ـ
میاں محمد رشید صاحب	[illegible] ـ ـ ـ
ایم۔ ایچ ملک صاحب	۴ ـ ـ ـ
	۹۹ ـ ـ ـ

ایک روپیہ کی کمی ہے۔ وہ میں اپنے پاس سے ڈال کر مبلغ یکصد روپیہ کرکے ارسال کیا جائیگا" جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(عبد المغنی ناظر بیت المال۔ قادیان)

مشاہدات عرفانی

یا

لنڈنی چٹھی

نمبر (۱۳)

لنڈن میں نومبر کا مہینہ

لنڈن میں نومبر کا مہینہ آغاز موسم سرما کی وجہ سے نہایت خطرناک سمجھا جاتا ہے۔ موسم میں غیر معمولی تبدیلی ہو جاتی ہے۔ اور دھوپ بھی یکایک ہے۔ بارش کہر۔ نہایت سرد ہوا۔ غرض موسم مختلف رنگ بدلتا ہے۔ اس لئے اس مہینے کے آغاز کے ساتھ ہی صحت کے لئے حفظ ما تقدم پر بڑا زور دیا جاتا ہے۔ نزلہ۔ زکام۔ کھانسی انفلوئنزا وغیرہ امراض کے لئے مختلف قسم کی ادویات اور شرابوں کے اشتہار عجیب و غریب رنگ میں شائع ہوتے ہیں۔

لنڈن کی جو چیز ہے۔ وہ بجائے خود ایک عجائب خانہ اور دیوار قہقہہ ہے۔ جس فن کو دیکھو اسے ایک مستقل سائنس بنا دیا گیا ہے۔ اشتہار نویسی اور اشتہارات کی تقسیم وغیرہ ایک مستقل آرٹ بن چکا ہے اور اس کی باقاعدہ تعلیم ہوتی ہے۔ اشتہارات کے عجائبات بیان کرنے لگوں۔ تو بلا مبالغہ ایک مستقل کتاب اس پر لکھی جا سکتی ہے۔ ممکن ہے۔ میرے بعض دوست سمجھیں کہ میں غالباً لنڈن کی اس قسم کی ترقیات اور عجائبات دیکھ کر مسحور ہو گیا ہوں۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ مجھ پر ان چیزوں کا اسی حد تک اثر ہے۔ جہاں تک وہ ایک علمی حیثیت رکھتی ہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ میرے ہم وطن ان فنون سے اپنی تجارت و کاروبار میں مدد لیں۔ تاکہ وہ اپنی ہستی کو عزت سے قائم رکھ سکیں۔ غرض نومبر کا مہینہ عجیب مہینہ ہے۔ اس مہینہ کے عجائبات میں سے لنڈن کی دو قومی تقریبیں ہیں۔ اور اب ان میں ایک تیسری کا اضافہ ہو گیا ہے۔ میں ان کا مختصر سا تذکرہ کروں گا۔

لنڈن کی شبرات

ان میں سے پہلی کا نام میں لنڈن کی شبرات رکھتا ہوں۔ یہ دراصل ایک تہوار ہے۔ جو ۵ر نومبر کو Gunpowder plat کی یادگار میں منایا جاتا ہے۔ انگلستان کی تاریخ کا طالب علم اس سازش کی کیفیت اور تاریخ سے واقف ہے۔ عام فائدہ کے لئے مختصر لکھتا ہوں۔ کہ ۵ر نومبر ۱۶۰۵ء کو جبکہ بادشاہ جیمس اول پارلیمنٹ کا افتتاح کرنے والا تھا۔ ایک شخص Gay Fawkes نے پارلیمنٹ کو اڑا دینے کی کوشش کی۔ جو ایک گہری سازش کا نتیجہ تھی۔ میں نے پارلیمنٹ ہوس میں اس مقام کو دیکھا۔ جہاں یہ شخص پارلیمنٹ کو اڑانے کے لئے چھپا تھا۔ بر وقت تلاش اور مخبر نے پارلیمنٹ اور بادشاہ جیمس کو بچا لیا۔ میں اس شبرات کا ذکر نہ کرتا۔ اگر اس کا مذہب سے کوئی تعلق نہ ہوتا۔ میرے سفر اور میرے مشاہدات میں اساسی نقطہ نظر مذہب ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

یہ سازش دراصل رومن کیتھولک۔ پادریوں کی سازش تھی۔ ان کی توقعات جیمس اول اور اس کی گورنمنٹ سے پوری ہوتی نظر نہ آئیں۔ تو انہوں نے حکومت کو تباہ و برباد کر دینے کا منصوبہ کیا۔ یہ مذہب محبت کا ایک کرشمہ جو آج سے سوا تین سو سال پیشتر نظر آتا ہے۔

یہ اسلام ہی کی خوبی ہے۔ کہ وہ حکومت کی اطاعت اور وفاداری کا سبق دیتا ہے۔ بہرحال رومن کیتھولک نے جب حکومت سے مایوسی دیکھی۔ تو وہ اس تجویز پر اتر آئے۔ اور انہوں نے مخفی سوسائٹی میں بادشاہ۔ وزرا اور پارلیمنٹ کو اڑا دینے اور خود حکومت پر قبضہ کر لینے کی تجویز پاس کی۔ اور اس مقصد کے لئے گائی فاکس نامی ایک نوجوان کو منتخب کیا گیا۔ ابتداً سازش کا کسی کو پتہ نہیں چلا۔ مگر آخری وقت پر ایک شخص نے اپنے ایک دوست کو شمولیت سے روکا۔ اور اشارۃً بتایا کہ پارلیمنٹ تباہ ہو جائے گی۔ اور کبھی معلوم نہ ہو سکیگا کہ کس نے یہ کام کیا ہے۔ اس نے محض اس کی ذاتی خیر خواہی کے لئے ایسا کیا تھا۔ مگر خدا تعالےٰ نے (واللّٰہ مخرج ما کنتم تکتمون) اس راز کا افشا کر دیا۔ اور میاں فاکس گرفتار ہو گئے۔

تحقیقات میں اس پر بے حد سختیاں ہوئیں۔ اور اس نے اصل راز بیان کر دیا۔ اور سازشی لوگ اپنے کیفر کردار کو پہنچے۔ یہ تو واقعہ ہے اس واقعہ کی یاد اب تک کہ اس پر تین سو پچیس برس گذر چکے ہیں ہر سال منائی جاتی ہے۔ آتشبازی چھوڑی جاتی ہے۔ اور بعض پتلے بنا کر جلائے جاتے ہیں۔ غرض ایک طرف دسہرہ کا گمان ہوتا ہے تو دوسری طرف شبرات کا۔ چند روز پیشتر سے مختلف قسم کے سوانگ سڑکوں پر نظر آتے ہیں۔ زیادہ تر ان میں چودہ پندرہ برس یا کچھ کم عمر کے بچے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات بڑے بھی حصہ لیتے ہیں۔ اور وہ اس طرح پر کچھ پیسے بھی جمع کر لیتے ہیں۔ پھر ۵ر نومبر کی رات کو تو اچھا خاصہ تماشا شبرات اور دسہرہ کا ہوتا ہے۔

میں نے ایک شخص سے تجاہل عارفانہ کے طور پر دریافت کیا۔ کہ یہ کیا بات ہے۔ اس نے وہی واقعہ بیان کیا۔ اور کہا کہ اس کی یادگار ہے۔ میں نے کہا ایسے لغو اور حکومت کے خلاف واقعہ کی یادگار قائم رکھنا میرے خیال میں نہایت خطرناک ہے۔ اس سے نوجوانوں کو خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ میاں فاکس بڑا خیر خواہ ملک اور قوم تھا۔ اور پارلیمنٹ کے مظالم (جو خیالی طور پر کچھ لئے جاتے ہیں) کا بہترین علاج پارلیمنٹ کو اڑا دینا ہے۔ اس نے کہا کہ میں آپ کے نقطہ نظر کی عزت کرتا ہوں۔ بیشک قوم میں اس قسم کے مفسدوں کی یادگار نہیں رہنی چاہیئے۔ لیکن یہ سلسلہ برابر تین سو برس سے چلا آتا ہے۔ اور اب ایک تاریخی حیثیت اور عظمت اس کو حاصل ہے۔ اس کو مٹا دینا قوم کی تاریخ کے ایک باب کو گم کر دینا ہوگا۔ میں نے کہا۔ تاریخی نقطہ نظر سے میرا آپ سے اتفاق ہے۔ یہ تو میاں کی شبرات یا دسہرہ ہے۔

لارڈ میئر کا دن

دوسرا عظیم الشان واقعہ اسی نومبر کے مہینے میں لارڈ میئر کے دن کا ہے۔ اس کو Lord Mayor's show بھی کہتے ہیں۔ یہ جلوس ۹ر نومبر کو نکلتا ہے۔ یہ ایک تاریخی جلوس ہے۔ لارڈ میئر دراصل لنڈن کے چیف مجسٹریٹ کا لقب ہے۔ جو سب سے پہلے ۱۳۵۴ء میں ایڈورڈ ثالث شاہ انگلستان نے عطا کیا تھا۔ اگرچہ یہ امر مشکوک ہے کہ پہلے صرف میئر کا لفظ تھا یا لارڈ میئر۔ مجھے خیال گذرتا ہے کہ یہ Mayor میئر کا لفظ دراصل میر (سردار) ہی نہ ہو۔ ایسے میں علم اللسان کے نکات پر غور کرنے والوں کے لئے چھوڑ دیتا ہوں۔ یہ عہدہ دار ایک سال کے لئے منتخب ہوتا ہے۔ اس کا انتخاب ہو جانے پر ۸ر نومبر کو وہ حلف لیتا ہے۔ اور ۹ر نومبر کو اس کا جلوس شہر میں نکلتا ہے۔ سب سے پہلا جلوس ۱۲۱۵ء کو نکلا ہے۔ جب کہ غالباً میئر ہی کہتے تھے۔ Puritans نے ۱۶ سال تک اس جلوس کا نکلنا بند کر دیا تھا۔ یہ بھی ایک مذہبی فرقہ تھا۔ جو پروٹسٹنٹ لوگوں میں ہی پیدا ہوا۔ اور جن کی غرض چرچ کو توہمات سے پاک کرنا تھا۔ اس لئے وہ متطہرین کہلاتے تھے۔ ملٹن کرامول جیسے لوگ اس میں نمایاں تھے۔ آخر کار یہ فرقہ دبا گیا۔ پہلے لارڈ میئر کا جلوس گھوڑے پر نکلا کرتا تھا۔ لیکن ۱۷۱۱ء کے بعد گھوڑے کی بجائے گاڑی تجویز ہوئی۔ کیونکہ وہ گھوڑے سے گرا دیا گیا تھا۔ یہ گاڑی خاص طور پر تیار کرائی گئی۔ اور ایک اٹالین مصور نے اس پر اپنے فن کا کمال دکھایا۔ یہ گاڑی ۱۷۵۷ء سے لے کر ۱۸۹۶ء تک استعمال ہوتی رہی۔ اس کے بعد اس کی نقل تیار کرائی گئی۔ جس پر اب جلوس نکلتا ہے۔

۹ر نومبر ۱۹۲۶ء کے جلوس میں عرفانی شریک ہوا۔ سال گذشتہ کا جلوس بھی میرے سامنے نکلا تھا۔ مگر اس وقت میں نے اس کو پکچرس میں دیکھنا پسند کیا۔ اور اس مرتبہ خود جا کر دیکھا۔ چونکہ یہ ایک تاریخی جلوس ہے۔ اور اس میں انگریزی قوم کی بہت سی خصوصیات کا پتہ لگتا ہے۔ اس لئے میں نے اس کو لنڈن سے جانے سے پہلے دیکھنا ضروری سمجھا۔ یہ جلوس قریباً ۱۲ بجے شروع ہوتا ہے۔ اور ساڑھے تین بجے کے قریب ختم ہوتا ہے۔ اس عرصہ میں وہ شہر لنڈن کے سب سے بڑے بازاروں میں سے گذرتا ہے۔ Royel court of justice (عدالت ہائے شاہی) پر آکر اس کا پہلا حصہ ختم ہو جاتا ہے۔ پھر وہاں سے واپسی کا راستہ شروع ہوتا ہے۔ دراصل اس کا منزل مقصود عدالت ہائے شاہی ہوتا ہے۔ جہاں آکر گویا سلطانی منظوری لارڈ میئر کے انتخاب کی ملتی ہے۔ لارڈ میئر تمام تقاریب حکومت میں بادشاہ سے دوسرے درجہ پر سمجھا جاتا ہے۔

لنڈن کے لوگوں کی یہ بہت بڑی خصوصیت ہے کہ وہ قومی تقریبوں میں نہایت کثرت سے شریک ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ اس سے قومی عظمت و شوکت پر ایک خاص اثر پڑتا ہے۔ اسلام نے بھی تعلیم دی تھی۔ مگر ہم اس قسم کے سبقوں کو بھول چکے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عیدین کے موقعہ پر حائضہ عورتوں تک کو نکلنے کی ہدایت فرمائی۔ اور ایک راستہ سے جا کر دوسرے سے آنے کی تعلیم دی۔ اس سے اظہار

شوکت اسلام اور تبلیغ اسلام کا بہترین موقعہ ملتا ہے۔ اور اس قسم کے اجتماعوں میں حفظان صحت کے اصولوں کی پابندی کا ارشاد فرمایا۔ لباس اچھا اور صاف ہو۔ خوشبو لگائی جائے وغیرہ ۔

اسی اصول کو یہاں ان اجتماعوں پر برتا جاتا ہے۔ جلوس جن راستوں سے گذرتا تھا۔ وہاں وقت مقررہ سے قریباً دو گھنٹہ پیشتر لوگ پہونچ گئے تھے۔ میں نے اس جلوس کو فلیٹ اسٹریٹ میں (جو یہاں کے اخبارات کی گلی ہے) جا کر دیکھنے کا عزم کیا تھا۔ اور وہاں جلوس ڈیڑھ بجے کے قریب پہنچنا تھا۔ میں گیارہ بجے وہاں پہونچا۔ تو جگہ ملنی مشکل تھی۔ تاہم میں ایک اچھے موقعہ پر کھڑا ہو سکا۔ جلوس کی ترتیب یا اس کے تفصیلی حالات بیان کرنا غیر ضروری ہے۔ اس لئے کہ اس سے ناظرین کو کوئی خاص لطف نہیں آئے گا۔ یہ جلوس ٹھیک اسی طرح نکلتا ہے۔ جس طرح بادشاہ کا جلوس نکلتا ہے۔ پیدل۔ سوار۔ توپ خانہ اور بڑی سکول کے طالب علموں کا دستہ ان کی اردل میں تھا۔ سب سے عجیب چیز جو اس جلوس میں تھی۔ وہ ایک تاریخی نمائش تھی۔ باربرداری اور نقل و حرکت کے سامانوں میں جو ترقیاں مختلف عہود میں ہوئی ہیں وہ دکھائی گئی تھیں۔ کس طرح ابتداءً سواری کے لئے گھوڑے اور چھکڑے استعمال ہوتے تھے۔ اور ایک گھوڑے پر دو دو سوار ہوتے تھے۔ عورتوں کے لئے ڈولی یا ڈولے کا طریق تھا۔ پھر گھوڑا گاڑیوں میں کیا کیا ترقیاں ہوئیں۔ آخر موٹر کار تک نوبت پہنچی۔ اور سب سے پہلی موٹر جو بادشاہ ایڈورڈ ہفتم کے لئے تیار ہوئی تھی۔ اور پھر اس کی تدریجی ترقیاں ۱۹۲۶ء تک دکھائی گئیں۔ اسی طرح بائیسکل کے متعلق مختلف زمانوں کی ترقیاں دکھائی گئی تھیں ۔

فائر بریگیڈ کے محکمہ میں جس طرح پر ترقیاں ہوئی ہیں وہ بھی دکھائی گئی ہیں۔ لنڈن کی بربادی بخش آتشزدگی کے وقت سے لے کر اب تک جس طرح اس میں ترقی ہوئی ہے۔ اس سب کو سلسلہ وار جلوس میں رکھا گیا تھا۔ اور ان مختلف زمانوں کے لباس وغیرہ دکھائے گئے تھے۔ ملکہ وکٹوریہ کے عہد کے لباس خصوصیت سے قابل دید تھے۔ پرانے زمانہ کے گاڑی بان مہیا کئے گئے تھے۔ اور وہ اسی طرز اور لباس میں اپنے فرض کو ادا کر رہے تھے۔ گویا یہ وہی پرانا سلسلہ اور سامان تھا۔ گاڑیوں میں جو امراء سوار تھے۔ وہ اسی عہد کے لباس سے ملبوس تھے۔ میں اس تمام کارخانہ کو دیکھ کر یہ سمجھتا تھا۔ کہ گویا حیدرآباد کا کوئی دربار عام ہے۔ اگر ان لوگوں کے سروں پر حیدرآبادی پگڑیاں رکھدی جائیں یا ان کے سروں پر ان کی ٹوپیاں تو دیکھنے والے کو فرق معلوم نہ ہو۔ ایسا ہی اس پر رامپوری دربار کا بھی شبہ ہو سکتا تھا۔ اس زمانہ کے امراء کی جو حالت تھی۔ وہ بعض سواریوں میں نمایاں تھی۔ کہ گاڑی میں بیٹھے ہوئے جا رہے ہیں۔ اور بوتل پری کے شیدائی ہیں۔ قدیم زمانہ کا ہوبار بھی ساتھ تھا۔ کیونکہ نعلبندی وغیرہ کا سلسلہ دکھانا مقصود تھا۔ غرض یہ جلوس کا جلوس اور نمائش کی نمائش تھی۔ لوگ چیرز سے اپنے نئے لارڈ میر کا خیر مقدم کر رہے تھے۔ اور وہ گاڑی سے باہر سر نکال کر اپنی ٹوپی سے دونوں طرف لوگوں کو سلام کا جواب خندہ پیشانی سے دے رہے تھے۔ اس طرح پر یہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ رات کو لارڈ میر کی عظیم الشان دعوت گلڈ ہال میں ہوئی ۔

اس تاریخی جلوس سے غرض یہ ہے۔ کہ لوگوں کو اپنے نئے لارڈ میر کا علم ہو جاوے۔ اور وہ اسے دیکھ لیں۔ اور ان کو اپنی تدریجی ترقیات کا وقت واحد میں علم ہو جاوے۔ لارڈ میر ہمیشہ ایک دولتمند مگر قابل آدمی منتخب ہوتا ہے۔ اور علی العموم عمر رسیدہ ہوتا ہے۔ جس نے زمانہ کا گرم و سرد دیکھا ہوا ہو۔ موجودہ لارڈ میر پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔ اور یہ پہلے پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔ جن کو لارڈ میر منتخب کیا گیا ہے ۔

اس جلوس میں جب پرانے لباس اور پرانی قسم کی سواریاں لوگ دیکھتے تھے۔ تو اس زمانہ کے نوجوان اور لڑکیاں ہنستی تھیں۔ میرے ارد گرد بھی ایک مجمع اس قسم کے لطف سے بہرہ اندوز ہو رہا تھا۔ میں خاموش تو رہتا نہیں۔ جب موقعہ ملتا ہے۔ کچھ نہ کچھ بول پڑتا ہوں۔ میرے پاس ہی ایک شخص کھڑے تھے۔ میں نے ان سے حسب ذیل گفتگو کی ۔

عرفانی:- یہ لوگ ہنستے کیوں ہیں۔ مجھے کوئی چیز ہنسی کی نظر نہیں آتی ؟

صاحب:- یہ اس پرانے زمانہ کے طریق زندگی پر دیکھکر ہنستے ہیں۔ اور قدرتی طور پر ہنسی آتی ہے۔

عرفانی:- (تجاہل عارفانہ سے) یہ لباس کن لوگوں کا ہے !

صاحب:- اس ملک کے لوگ اس قسم کا لباس پہنتے تھے۔ اور اس وقت اس قسم کا طرز زندگی تھا۔

عرفانی:- اوہ ! یہ انگلستان کے آباو اجداد کا لباس ہے۔ اور ان کا طرز زندگی ؟

صاحب:- ہاں ہاں۔

عرفانی:- پھر کیا یہ لوگ اپنے باپ دادا پر ہنستے ہیں ! میں سمجھتا ہوں۔ آپ تو پسند نہ کریں گے۔ کہ میں آپ کے باپ دادا پر ہنسوں ! آپ کیا کہتے ہیں ؟

صاحب:- آپ بہت درست کہتے ہیں۔ یہ ہماری غلطی ہے۔ مگر یہ ترقی یافتہ زمانہ ہے ۔

عرفانی:- ترقی تہذیب اپنے بزرگان پر ہنسنے کا نام تو نہیں ہو سکتا ۔

صاحب:- نہیں نہیں یہ غلطی ہے ۔

اس طرح پر یہ پُر لطف جلوس گذر گیا۔ اور عرفانی بھی اس خیال میں مست واپس آگیا۔ کہ میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ میں لنڈن کے لارڈ میر کے جلوس میں شریک تھا ۔

تیسرا تاریخی موقعہ

تیسرا تاریخی موقعہ ۱۱ر نومبر کا جو آرمسٹس ڈے کہلاتا ہے۔ اس موقعہ پر کشتگان جنگ کی یادگار پر جو وہائٹ ہال میں سینا ٹوف کے نام سے بنائی گئی ہے۔ بہت بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ ملک معظم بھی اس میں شریک ہوتے ہیں اگر یہاں موجود ہیں۔ اور دو منٹ کے لئے عام خاموشی اور سکون کی حکومت ہوتی ہے۔ لنڈن جیسے عظیم الشان شہر میں سکون کے اس نظارہ کو دیکھنا انتظام کی خوبی اور قومی جذبہ کی قوت اور نظام عمل کی طاقت اور اثر کا معجزہ ہوتا ہے۔ بے انتہا موٹروں اور مختلف قسم کی سواریوں کا چلنا۔ مشینوں اور انجنوں کی گڑگڑاہٹ ریلوں کا دوڑنا غرض دو منٹ کے لئے سب فوراً رک جاتا ہے۔ اس مرتبہ ایک سوال پیدا ہو گیا تھا۔ کہ کشتگان جنگ کے ورثاء ان کے تمغہ جات پہن کر نہ آئیں۔ مگر اس کے خلاف پروٹسٹ ہوا اور ہوم سیکرٹری کو فوراً اپنے اس حکم کو واپس لینا پڑا۔ ۱۱ر نومبر کا نظارہ نہایت مؤثر نظارہ تھا۔ جس وقت کشتگان جنگ کے ورثاء اور عزیز اس یادگار پر پھول چڑھانے کو آتے ہیں۔ تو پتھر کا دل بھی پانی ہو جاتا ہے۔ ان میں یتیم بچے۔ بیوہ عورتیں۔ اور بڑھیا مائیں۔ یا باپ اپنے نوجوان ۔ شوہر اور بیٹوں کی یاد میں آنسو بہاتے ہوئے چلتے ہیں۔ یہ آنسو کچھ شک نہیں غم اور رنج کے ہوتے ہیں۔ مگر ان کے ساتھ قومی اور ملکی خدمت کے لئے قربانی دینے کا جذبہ اور عزت کا جوش بھی ملا ہوا ہوتا ہے۔ میں نے اپنی کسی پچھلی چٹھی میں لکھا تھا۔ کہ زندہ قومیں کس طرح اپنے مردوں کو زندہ رکھتی ہیں یہ اس احساس کو زندہ رکھنے والی بات ہے۔ اتنے بڑے مجموں کے انتظام میں کوئی دقت اور دشواری پیدا نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ لوگ انتظام میں مدد دینا چاہتے ہیں۔ اور وہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ یہ انتظام ان کے ذاتی آرام اور فائدہ کے لئے ہے۔ حقیقت میں انتظام میں مدد دینا سہولت اور آسانی پیدا کر دیتا ہے۔ اور جس قدر دقتیں انسان انتظام کے ساتھ عملی عدم تعاون سے اٹھاتا ہے۔ وہ کبھی نہ اٹھائے اگر پورے طور پر پابند نظام ہو ۔ (عرفانی)

پولیس کمیٹی کی سفارشیں

(ایک لیبرل کے قلم سے)

پنجاب پروونشل پولیس کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں جو کئی ابواب پر مشتمل ہے۔ ایک خاص باب انسداد رشوت کی تجاویز کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اور ہماری رائے میں یہی وہ باب ہے۔ جس کا مطالعہ نہایت غور کے ساتھ کرنے کی ضرورت ہے۔ پولیس کمیٹی نے یہ تسلیم کرنے کے بعد کہ صیغہ پولیس میں رشوت عمومیت اختیار کئے ہوئے ہے۔ اور چونکہ اس صیغہ کا اثر دوسرے سرکاری صیغوں پر پڑتا ہے۔ اس لئے اس کا دامن رشوت کے بدنما دھبہ سے پاک رکھنا اور بھی زیادہ ضروری سمجھا جاتا ہے۔

کمیٹی کے قابل ممبروں نے ان طریقوں کا کسی قدر تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے جن سے کام لے کر ملازمان پولیس لوگوں سے روپیہ اینٹھتے ہیں۔ اور اس کے بعد انسداد رشوت کے لئے مفید اور مؤثر تدابیر پیش کی ہیں۔

اگرچہ ان تدابیر پر تفصیل کے ساتھ بحث کرنے کے لئے اس مختصر مضمون میں گنجائش نہیں۔ تاہم مختصر طور پر بعض اہم تجاویز کا ذکر کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کمیشن نے لکھا ہے۔ کہ افسران بالا دست ملازموں پر زیادہ سختی کے ساتھ نگرانی رکھیں اور جب کسی ملازم کے خلاف رشوت لینا ثابت ہو جائے۔ تو اسے فوراً سزا دیں۔ اور اس کے جرم اور سزا کی نوعیت کی تشہیر کریں کمیٹی کے خیال میں اس سے دو فائدے ہوں گے۔ ایک تو یہ کہ مجرموں کے سزایاب ہونے کا علم دوسرے ملازموں کے لئے باعث عبرت ثابت ہوگا۔ اور دوسرا یہ کہ عام پبلک بھی افسران بالا کی انسدادی کارروائیوں سے باخبر رہے گی۔

کمیٹی نے ایک تجویز یہ بھی پیش کی ہے۔ کہ جب سپرنٹنڈنٹ پولیس کو یہ یقین ہو جائے۔ کہ کسی سب انسپکٹر نے رشوت لی ہے۔ تو اس کا تبادلہ کسی دوسرے ضلع میں کر دیا جائے۔ اور اگر اس کے بعد بھی اس سے اسی جرم کا سرزد ہونا پایا جائے۔ تو دائمی طور پر اس کی ترقی اس وقت تک روک دی جائے۔ جب تک وہ ایک اچھا اور دیانتدار افسر ثابت نہ ہو۔

کمیٹی نے شکایت کی ہے۔ کہ ماتحت ملازموں کی تنخواہیں بہت تھوڑی ہوتی ہیں۔ اور تھوڑی تنخواہوں کے باعث وہ ناجائز طور پر روپیہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ کمیٹی کی یہ شکایت بے جا نہیں۔ تاہم اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ جب تک ملازمان پولیس کی تنخواہوں میں اضافہ نہ کیا جائے۔ تب تک وہ رشوت لینے سے باز نہ آئیں۔

مندرجہ بالا تجاویز بہت مفید ہیں۔ اور ان پر عمل درآمد کرنے میں کوئی خاص دقت پیش نہیں آ سکتی۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ ان تجاویز پر ہمدردانہ غور کرے گی۔ اور وہ پبلک حلقوں میں بھی بنظر پسندیدگی دیکھی جائیں گی۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ گورنمنٹ نے انسداد رشوت کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔ اور آئندہ بھی کرے گی لیکن اس کے ساتھ ہی اس حقیقت سے بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ جب تک خود پبلک کے زاویۂ نگاہ میں تبدیلی نہ ہوگی۔ تب تک سرکاری جد و جہد بڑی حد تک بے اثر ثابت ہوتی رہے گی۔

قانون کی نظر میں جہاں رشوت لینا جرم ہے۔ وہاں رشوت دینا بھی ایک قابل سزا فعل سمجھا جاتا ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ پبلک جہاں ایک طرف رشوت لینے والوں کی برائی کرتی ہے۔ وہاں دوسری طرف رشوت دینے والوں کے خلاف اس سے کچھ نہیں کہا جاتا۔ بہر حال انسداد رشوت کے سلسلہ میں اس امر کی سخت ضرورت ہے۔ کہ پبلک رشوت دینے والوں سے باز پرس کرنے کی مؤثر تدابیر اختیار کرے۔ اور جو لوگ اس قسم کی باز پرس کے باوجود اپنی روش میں تبدیلی نہ کریں۔ ان کا مجلسی مقاطعہ کر دے۔ آخر میں ہم ممبران پولیس کمیٹی کی قابلیت اور محنت کی داد دیتے ہوئے ان کے نتائج تحقیقات کے مطالعہ کی سفارش کرتے ہیں۔

عریضۂ ایڈیٹر الفضل بحضور امام

سیدی و مولائی۔ ایدک اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

۱۷ر ستمبر ۱۹۳۶ء کو حضور کا اعلان دوبارۂ غیر مبائعین خلافت شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد آج تک پیغام صلح لاہور کا کم ہی کوئی پرچہ خالی گیا ہوگا۔ جس میں ہمیں کسی نہ کسی طرح پر اشتعال نہ دلایا ہو۔ یا مختلف فیہا مسائل پر خواہ مخواہ خامہ فرسائی نہ کی ہو۔ جس سے ہم جواب پر مجبور ہو جائیں۔ مگر حضور کے ارشاد کی تعمیل میں قادیان کے کسی اخبار نے کچھ بھی نہیں لکھا۔ بلکہ یہاں تک احتیاط کی گئی۔ کہ اختلافی مسائل پر کوئی مضمون نہیں لکھا گیا۔ تا کہ کوئی بحث نہ چھڑ جائے۔ برخلاف اس کے فریق ثانی نے اعلان شائع ہوتے ہی پہلے تو الفضل کے پچھلے مضامین پر بحث شروع کر دی۔ مسئلہ طلاق و نکاح میں ترکوں کی حمایت برخلاف صریح آیات قرآنی کی۔ جن کا ہم نے عمداً جواب نہ دیا۔ پھر ماریشس کے متعلق یہ خبر چھاپ دی۔ کہ وہاں ہمارے عقائد کی وجہ سے حضرت مسیح موعودؑ سے نفرت پھیل رہی ہے۔ حالانکہ یہ اظہر من الشمس ہے۔ کہ ماریشس میں ہم ہی نے انگریزی ایسی مخلص جماعت قائم کی ہے۔ جو مبلغین کا خرچ بھی برداشت کرتی ہے اور احمدیت برابر ترقی پر ہے۔ اگر ہمارے عقائد سے نفرت پھیلتی ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ان کے محبوب عقائد کی متبع جماعت وہاں نہیں پائی جاتی۔ پھر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی سرگرمیوں کا تو یہ حال ہے۔ کہ ادھر سوال آ رہے ہیں۔ ادھر جواب دیا جا رہا ہے۔ بات تو عیسائیوں اور ملحدوں کی ہے۔ اور لکھا یہ جاتا ہے۔ کہ یہی غلطی ہمارے قادیانی دوستوں کو لگی ہے۔ کیا ہمارے پاس سوالات برائے جواب نہیں آتے۔ کیا حضور کی ڈاک میں بیسیوں سوالات نہیں آتے رہتے۔ مگر محض امتثالاً لامر الحضور ہم نے کبھی انہیں شائع نہیں کیا۔ پھر کیا ڈاکٹر صاحب کے مضامین کا جواب ہمیں نہیں آتا۔ یا پہلے نہیں دیا جا چکا۔ محض اس لئے کہ اس طرح پر پُر امن فضا پیدا نہیں ہو سکتی۔ ان سے چشم پوشی کی گئی۔

پیغام صلح کے اثر سے متاثر ہو کر غیر مبائعین کا یہ رویہ رہا ہے۔ کہ وہ باہر ہماری جماعت کے احباب کو اشتعال دلاتے رہے ہیں۔ اور خواہ مخواہ مباحثات کی بنیاد رکھتے رہے ہیں۔ مباحثات تو ایک طرف رہے حضور کے متعلق سخت بد زبانی کی۔ چنانچہ میرا خیال ہے۔ پشاور سے بھی شکایت پہنچی تھی۔ کہ ہمیں اشتعال دلایا جاتا ہے۔ جس کا جواب (میں نے سنا تھا) حضور نے یہ لکھوایا۔ کہ اگر وہ مینارہ پر چڑھ کر بھی طعن و تشنیع کریں گے۔ تو خدا تعالےٰ نے مجھے صادق الوعد بنایا ہے میں کبھی اجازت نہیں دوں گا۔ کہ ان کو جواب تک بھی دیا جائے۔ اب ان حالات میں فرمایئے۔ کہ یہ [illegible] کی حالت کب تک قائم رکھی جائے گی۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ ضرور جنگ ہی رہے (لیکن میں یہ عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ کہ فریق ثانی کو ہمارے احساسات کا خیال چاہیئے۔ بولنا اور لکھنا ہمیں بھی آتا ہے۔ ہم حق پر ہیں۔ خدا کے فضل سے ہر سوال کا جواب دے سکتے ہیں۔ ہر اعتراض کو رفع کر سکتے ہیں۔ خود خاموش رہ کر ان کو اپنے عقائد کی اشاعت کی اجازت نہیں دے سکتے۔ ہم صرف اخباروں ہی میں ذاتی حملوں کی بندش مقصود نہیں بلکہ بیرونجات کی جماعتوں میں بھی ایک دوسرے سے آشتی کا معاملہ چاہیئے۔ مسئلہ تکفیر و نبوت پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ اب ان باتوں کو بار بار دہرا کر صرف از سر نو جھگڑا پیدا کرنا ہے۔ ورنہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب پر کچھ نئے انکشافات نہیں ہو رہے۔ کہ وہ ان کے اظہار پر مجبور ہو جاتے ہیں دوم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو یہ نہیں چاہیئے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک کریں۔ مثلاً تازہ پرچے ہی میں وہ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ یہ قول ان کا کوئی قرآن و حدیث نہیں۔ نہ اصول ہے۔ اب کوئی پوچھے حضرت مسیح موعودؑ کا قول قرآن و حدیث نہیں۔ تو کیا آپ کا قول قرآن و حدیث ہے۔ کہ اسے تسلیم کیا جائے۔ احمدی کہلا کر ایسی بات لکھنا تعجب کی بات ہے۔

بہر حال میں نے عرض حالات کر دیا۔ اور جواب کا منتظر ہوں

جواب

حضور نے لکھا ہے۔ کہ اگر صرف مسائل پر بحث ہو۔ تو جواب دیں۔ مذہبی مسائل پر بحث نہیں رک سکتی۔ ہم مذہب فروش نہیں۔ ہاں اگر وہ سختی کریں۔ تو جیسا میں نے ایک پشاور کے دوست کو لکھا تھا۔ مجھے خدا تعالےٰ نے غدار نہیں بنایا۔ اگر وہ میناروں پر کھڑے ہو کر بھی گالیاں دیں گے۔ تو میں ان کو جواب نہ دوں گا۔ نہ دینے دوں گا۔

اشتہارات

خوشخبری

عجیب الاثر دوائی

۲۵ سالہ تجربہ

صاحبان! یہ عجیب الاثر دوائی ان عورتوں کے لئے نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہے۔ جو بعض امراض کا شکار ہوکر اولاد کے قابل نہ رہی ہوں۔ یہ دوائی جو عاجز کی والدہ کا ۲۵ سالہ تجربہ ہے۔ اور اس دوران عرصہ میں انہوں نے ہزاروں عورتوں کا علاج کیا ہے۔ اور جو حیرت انگیز کامیابی ان کو ہوئی ہے۔ وہ بیان محتاج نہیں۔ آجتک کبھی اشتہار دینے کا خیال تک نہیں ہوا تھا لیکن صرف مخلوق خدا کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ مناسب سمجھا گیا ہے کہ اس بےنظیر دوائی کا ہر ایک جگہ شہرہ آفاق ہو جائے۔ اور بہنیں فائدہ اٹھا کر دعائے خیر سے یاد فرمادیں۔ چند عورتوں کے نام تحریر کئے جاتے ہیں جنکو اولاد نہ ہونے کے باعث کئی سال کوشش اور علاج کرانے ہوئے گذر گئے تھے آخر خدا تعالیٰ کے فضل سے والدہ صاحبہ کے علاج سے مستفید ہو کر آج کئی بچوں کی مائیں کہلانے کی مستحق ہیں۔ نام ملاحظہ ہوں۔ اہلیہ جناب پیر محمد یوسف صاحب ساکن قادیان۔ اہلیہ جناب منشی امیر محمد صاحب ساکن قادیان۔ اہلیہ جناب منشی عطا محمد صاحب ساکن قادیان۔ بنت احمد علی صاحب وکیل گوجرانوالہ۔ اہلیہ فضل دین صاحب ڈوگر ساکن موضع کھارہ۔ چودہری علی محمد صاحب ساکن ننگل باغباناں۔ اہلیہ سید نذیر حسین صاحب سیالکوٹ۔ اہلیہ عبداللہ خان صاحب گوجرانوالہ۔ جو عورتیں یہاں آکر علاج کرانا چاہیں۔ انکے لئے عمدہ انتظام کیا گیا ہے۔ اور دور دور سے عورتیں علاج کیلئے آتی رہتی ہیں۔ اس عجیب الاثر دوائی کی قیمت تاکہ سب امیر و غریب فائدہ اٹھا سکیں نہایت کم رکھی گئی ہے یعنی مکمل نسخہ علاوہ محصولڈاک صرف چار روپیہ

پتہ:۔ سید خواجہ علی۔ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

جاری رہنے والی حیرت انگیز رعایت
۲۰ دسمبر تا یکم جنوری کو یاد رکھئے

مقبول عام موتی سرمہ رجسٹرڈ

یہ سرمہ ... چشم ... اکسیر مانا گیا ہے۔ ڈاکٹر خلیفہ اور حکماء شیفتہ ہیں۔ جو بوقت بذریعہ تار منگواتے ہیں۔ ایک تولہ کی قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ/۸) ۲۰ دسمبر تا یکم جنوری۔ ایک تولہ کے خریدار سے صرف دو روپے (عہ)

شہرہ آفاق اکسیر البدن رجسٹرڈ

کمزور کو زور آور، اور زور آور کو شہ زور بنانا اس دوا پر ختم ہے۔ دل میں نئی امنگ اعضاء میں نئی ترنگ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا بس اس دوا کا ہی کام ہے۔ گویا ہر قسم کی جسمانی و دماغی کمزوری کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے۔ مگر ۲۰ دسمبر تا یکم جنوری صرف چار روپے (للعہ)

پسندیدہ موتی دانت پوڈر رجسٹرڈ

یہ پوڈر جملہ امراض دندان کے لئے تریاق ہے۔ دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکا دیتا ہے۔ منہ کو دھوکر پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ عوام سے لیکر بڑے بڑے تعلیم یافتہ گریجوایٹ اسکا بصد شوق استعمال کرتے ہیں۔ دو ڈبیوں کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ۔ مگر ۲۰ دسمبر تا یکم جنوری صرف ۱۲ ار

صرف نصف قیمت

سکھوں و آریوں میں تبلیغ کے لئے بہترین مستند و مسلمہ حسب ذیل کتابیں خریدیئے۔ آریہ مذہب کی حقیقت ایک روپیہ۔ ہندو دہرم کی حقیقت ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ پروفیسر رام دیو کے چھ سوالوں کا جواب ۸ر ستیارتھ پرکاش ایک روپیہ مسلمانوں کے احسان سکھوں پر ۴ر سکھ اور مسلمان ۴ر سکھ اور اذان قضیہ گائے پر تنقیدی نظر ۲ر ہندو دہرم و سوراج ار جھوک مہدی ار ۲۰ دسمبر تا یکم جنوری صرف نصف قیمت۔

اگر باہر سے دوست درخواست کریں۔ اور خط پر آخری تاریخ یعنی یکم جنوری کی بھی ڈاک خانہ کی مہر ہوگی۔ تو وہ دوست بھی اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

پتہ:۔ منیجر نور ایجنسی نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

اللہ شافی

سوڈا واٹر و لیمونیڈ

بحمداللہ کہ اضلاع والوں کی خواہش پوری ہوگئی

اکثر اصحاب کو شکایت رہتی تھی۔ کہ دیہات میں لیمونیڈ اور سوڈا واٹر نہیں ملتا۔ اور خواہشمند اس کے لئے بیتاب رہتے تھے۔ انہیں حضرات کے اصرار پر اس کو بنایا گیا ہے۔ پس اب خواہشمند اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ چونکہ وقت واحد میں لیمونیڈ یا سوڈا واٹر بغیر کسی مشین کے صرف ہاتھ سے تیار ہو جاتا ہے۔ اور تیار کیا ہوا شیشہ ایک ماہ تک بھی خراب نہیں ہوتا ہے۔ اور نہ گولی نکلتی ہے جب تک کہ اسکو کھولا نہ جائے۔ خاصیت میں بازاری لیمونیڈ اور واٹر سے بدرجہا بہتر ہے۔ اور اسکے استعمال سے بہت آرام ملتا ہے۔ اور حالت بخار میں اسکے استعمال سے بہت تسکین ہوتی ہے۔ چونکہ یہ بہت لذیذ اور شیریں ہے۔ اس لئے مریض بھی اسکو بہت شوق سے پی لیتے ہیں۔ بدہضمی اور ہیضہ کے لئے بہت مفید ہے۔ اور دوموسم ملتے وقت اسکا استعمال صحت کو قائم رکھتا ہے۔ عہدیدار اور ذی استطاعت اصحاب کو ہمیشہ یہ پاس رکھنا چاہیئے۔ قیمت دس بکس جن میں ۱۰ لیمونیڈ کے شیشے تیار ہوتے ہیں صرف ایک روپیہ۔ اور بارہ بکس کی جس میں ۱۲ شیشے سوڈا واٹر کے تیار ہوتے ہیں ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

نوٹ:۔ فرمائش کے ہمراہ ۲ پیسے کا ٹکٹ لفافہ میں بند کرکے روانہ فرمادیا کیجئے۔ اور جب تک کہ ٹکٹ وصول نہ ہو جاوے اسوقت تک کوئی تعمیل نہیں کیجاویگی۔ المشتہر

منیجر شفاخانہ سعادت منزل متصل شاہ علی بنڈہ چوک اسپان حیدر آباد دکن۔

چھپ گیا! چھپ گیا!!

ایک سو تراسی ابواب اور تقریباً پانچ سو آیات و احادیث کا بے حد ضروری اور مفید مجموعہ چھپ کر تیار ہو گیا

الواح الھدیٰ

اسلامی اخلاق ـ اسلامی زندگی ـ اسلامی دستور العمل

یہ مجموعہ مندرجہ بالا تین ضروری مضامین کے متعلق تیار کیا گیا ہے اس میں ۱۸۳ ابواب اور کئی سو کی تعداد میں آیتیں اور حدیثیں جمع کر دی گئی ہیں۔ یہ قیمتی مجموعہ کیا ہے گویا مومن کی زندگی کے ہر ایک شعبہ کے متعلق پوری پوری رہنمائی کرنے اور اسے سچا مومن اور باخدا انسان بنانے والا رہبر ہے۔ اس میں جن ضروری امور کے متعلق قرآن شریف اور احادیث رسول کریمؐ سے ہدایات منتخب کر کے درج کی گئی ہیں انکی فہرست ذیل میں درج ہے۔ اگر دوست اس فہرست کو پڑھ لیں تو انہیں اس مفید مجموعہ کی قدر و قیمت بخوبی معلوم ہو جائیگی۔ اور سمجھ لینگے کہ اس کے تیار کرنے میں کس قدر اہتمام اور عرقریزی سے کام لیا گیا ہے۔ چونکہ اس مفید مجموعہ کی ضرورت مردوں۔ عورتوں۔ بچوں۔ بوڑھوں اور غیر مسلموں کو یکساں تھی اسلئے اس میں قرآن مجید اور احادیث شریف کا ترجمہ نہایت سلیس اور آسان عبارت میں دیا گیا ہے تاکہ ہر ایک اسے آسانی اور سہولت کے ساتھ سمجھ سکے۔ زیادہ تعریف فضول ہے کتاب خود بتلائیگی کہ اسکی احمدی احباب کو اس وقت کس قدر ضرورت ہے۔ اور وہ ان کی زندگی کو کیسا شاندار بنانے والی کتاب ہے اور باوجودا سکے کہ کاغذ اعلےٰ چھپائی عمدہ اور کتابت بہترین اور بڑی تقطیع کے ۱۸۴ صفحات ہیں پھر بھی قیمت بہت کم یعنی صرف بارہ آنہ (۱۲/) ہیں احباب اس مفید اور ارزاں کتاب کو ضرور خریدیں

فہرست مضامین کتاب الواح الھدیٰ

ملنے کا پتہ ـ منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

اطلاع

مصنّفِ قاعدۂ یَسَّرْنَا القرآن کے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن شریف بارِ سوم چھپ گیا ہے۔ اِس بات کے کہنے کی ضرورت نہیں کہ یہ قرآن شریف قاعدۂ یَسَّرْنَا القرآن کی طرزِ کتابت کا ہے کیونکہ قاعدۂ یَسَّرْنَا القرآن کی طرزِ کتابت خود مصنّفِ قاعدۂ یَسَّرْنَا القرآن کی ایجاد ہے۔

ملنے کا پتہ یہ ہے :۔ مینیجر دفتر قاعدۂ یَسَّرْنَا القرآن۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ پنجاب

منیجر نور انیڈ سنز

(اشتہارات)

قادیان میں سکنی اراضی

جو احباب قادیان کی پرانی آبادی یا نئی آبادی میں زمین خریدنے کے خواہشمند ہوں وہ خاکسار کے پاس اپنی اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔ جس میں رقبہ مطلوبہ محلہ۔ محلہ کے اندر جائے وقوع یعنی مجوزہ بڑے بازار میں جگہ درکار ہے۔ جس کی شرح زیادہ ہوتی ہے یا اندرون محلہ چھوٹے رستوں پر اندازہ قیمت وغیرہ درج ہوں۔ پرانی آبادی میں قیمتیں بہت گراں ہیں۔ یعنی اوسط قیمت فی مرلہ یک صد روپیہ سمجھنی چاہیئے۔ اور نئی آبادی میں موقعہ اور جگہ کے لحاظ سے عنہ روپیہ فی مرلہ سے لے کر عہ/۸ روپیہ فی مرلہ تک قیمت ہے۔ ہاں البتہ جو قطعات پرانی آبادی کے بہت قریب ہیں یا نئی آبادی میں آباد مکانوں سے گھرے ہوئے ہیں۔ ان کی قیمت اس شرح سے زیادہ ہوتی ہے۔ نئی آبادی میں پانچ مرلہ سے لیکر چار کنال تک کے قطعات مل سکتے ہیں۔ اور اس سے زیادہ کے لئے خاص انتظام کرنا پڑتا ہے اور خاص شرح ہوتی ہے۔ جو دریافت پر بتلائی جا سکتی ہے۔ تمام قطعات کے لئے باقاعدہ رستوں کا انتظام ہوتا ہے۔ نئی آبادی فی الحال چار محلوں میں ہے۔ اوّل محلہ دارالعلوم جس میں ہسپتال اور بورڈنگ اور مدرسہ وغیرہ ہیں۔ دوئم محلہ دارالفضل جو محلہ دارالعلوم کے مشرقی جانب دور تک پھیلتا ہوا چلا گیا ہے۔ اور جس میں فاروق منزل اور میاں شریف احمد صاحب کا مکان اور ہمارا فارم ہے۔ سوئم محلہ دارالبرکات جو محلہ دارالفضل کے جنوب مشرق میں راستہ کھارہ کی دوسری طرف ہے۔ اور جس میں مستری عبدالرحمٰن صاحب ٹھیکیدار اور غلام محی الدین صاحب تھانیدار اور مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی کے مکانات ہیں۔ چہارم محلہ دارالرحمت جو بورڈنگ کے غرب میں راستہ بوڑکے غربی جانب سٹور کی عمارت سے لے کر دور تک پھیلا ہوا ہے۔ اور جس میں احمدیہ سٹور اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور میاں میران بخش صاحب شیخوپوری کے مکانات ہیں۔ قادیان کی پرانی آبادی کا نام محلہ دارالامان ہے۔ اگر خواہشمند احباب جلسہ سے قبل میرے پاس درخواستیں بھجوا دیں تو مجھے یہ سہولت ہوگی۔ کہ ضرورت کے مطابق نئے نشانات لگوا دیئے جائیں گے۔ مگر درخواست کنندہ پر کسی قسم کی ذمہ داری نہیں ہوگی۔ کہ وہ ضرور اپنی درخواست کے مطابق اراضی خریدے۔ قیمت نقد وصول کی جاتی ہے۔ اور مقررہ شرح سے کمی بیشی کا سوال نہیں اٹھانا چاہیئے۔ اقساط سے بھی قیمت لی جا سکتی ہے۔ مگر جب تک پوری قیمت ادا نہ ہو جائے خریدار کے نام پر کوئی قطعہ قطعی طور پر رد کا نہیں جاتا۔ بعض مکانات بھی قابل فروخت موجود ہیں۔ فقط

خاکسار

مرزا بشیر احمد قادیان

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر))

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی

(اشتہارات)

نئی نئی اور تازہ کتب خوبصورت سنہری جلدوں کے ساتھ

جلسہ پر آنیوالے احباب نوٹ کرلیں

علامہ میر محمد اسحاق صاحب فاضل کی تازہ تالیف

اسوۂ حسنہ

جس میں اسلامی زندگی کا فوٹو ۔ صحابہ کرام کی اطاعت اور ایثار کے قابل رشک کارنامے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نصائح اور ہدایات اخلاق فاضلہ کی درستی کے متعلق پانچ سو احادیث کا سلیس اردو اور عام فہم ترجمہ کیا گیا ہے ۔ جو ہم سب چھوٹے بڑوں کے لئے دستور العمل بنایا جانا ضروری ہے ۔ بچے اور خواندہ کم معمولی تعلیم یافتہ بچے اور مستورات بھی بآسانی پڑھ اور سمجھ سکیں ۔ واقعات دلچسپ اور رقت انگیز بغیر ختم کئے کتاب چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا ۔ قیمت بے جلد ۱۲؍ مجلد ۱۴؍ ۔ کاغذ اعلیٰ مجلد ۱۴؍

انگریزی رسالہ آنحضرت اور آپ کی تعلیم

مؤلفہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نہایت خوبصورت طرز پر انگریزی میں یہ رسالہ چھپوایا گیا ہے ۔ قیمت ۵؍

گنجینہ معرفت

حصہ دوم کلام محمود

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی تازہ پر معارف نظموں کا مجموعہ قیمت کاغذ اعلیٰ ۸؍ معمولی ۶؍ گنجینہ معرفت کے خریدار کو کلام محمود ایک جلد ۱۰؍ کے ۸؍ میں دی جائیگی

سیرت مسیح موعود

مؤلفہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ ۔ موزون تقطیع پر خوبصورت کر کے چھپوائی گئی ہے ۔ قیمت ۵؍ مجلد سنہری ۱۰؍

حیات نور الدین

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے حالات تا وفات درج ہیں ۔ قادیان آنے تک کے حالات ان کے اپنے زبان سے ۔ اور قادیان کے حالات مخدومی مفتی محمد صادق صاحب کے مرتب کردہ ہیں ۔ قیمت بے جلد ۱۰؍ ۔ مجلد ۱۲؍

حقیقۃ المجنون

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جنون اور مالیخولیا کے الزام کے جواب میں یہ زبردست جدید کتاب طیار ہوئی ہے ۔ اسی ضمن میں نہایت دلچسپ اور لطیف پیرائے میں تبلیغ کی گئی ہے قیمت ۴؍

دو رسالے گوشت خوری رد تناسخ

علامہ میر محمد اسحاق صاحب فاضل نے یہ دو ٹریکٹ آریوں کے جواب میں نہایت ہی دلچسپ اور پر لطف رقم فرمائے ہیں ۔ جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے ۔ الزامی اور تحقیقی رنگ میں نہایت مسکت جواب دیئے ہیں ۔ قیمت فی ٹریکٹ صرف ۱؍ ۔ ایک روپے کے بیس عدد

احمدیہ تاریخی جنتری

بمع

فہرست کتب سلسلہ احمدیہ

جس میں سلسلہ احمدیہ کے ضروری واقعات ہر ماہ کے متعلق ہر ماہ کے ساتھ ساتھ درج ہیں ۔ علاوہ ازیں حضرت اقدس کی تصانیف تاریخوار درج ہیں ۔ قیمت صرف ۱؍ ۔ ایک روپیہ کے ۱۶ عدد

نوٹ بک

خالی کاغذوں کی جلسہ کے نوٹ لکھنے کے لئے جیبی تقطیع پر سنہری مجلد صفحات ۲۴۰ ۔ قیمت صرف ۱؍

مشہور و معروف پنجابی نظم

جھوک مہدی

نہایت خوبصورت کر کے چھپوائی گئی ہے ۔ قیمت ۱؍

قرآن مجید بطرز یسرنا القرآن

بتقطیع خورد ۔ مجلد ۱۲؍ و ۲؍

مجلد کپڑا کاغذ موٹا ۔ ۳؍ ۔ کاغذ اوسط ۲؍ ۔ مجلد کپڑا ۱؍ ۔ مجلد چرمی و سنہری ۲؍ زائد ہونگے ۔ بچوں اور عورتوں کے لئے نہایت موزون ہے

حمائل شریف جیبی تقطیع پر

جلد کپڑا سنہری نہایت خوبصورت ۔ قیمت صرف ۱۲؍ ۔ مجلد چرمی سنہری ۲؍ سے تین روپے تک موجود ہیں

نماز مترجم بطرز یسرنا القرآن

مجلد سنہری نہایت خوبصورت جیبی تقطیع پر تمام ضروری امور نماز کے متعلق اور اصل نماز مع ترجمہ لفظی چھپوائی گئی ہے جس کی طرف شکل دیکھ کر ہی نماز پڑھنے کو جی چاہتا ہے ۔ قیمت صرف ۱؍

تجرید بخاری ہر دو حصہ مکمل مترجم اردو

کی چند جلدیں ہم پہنچائی گئی ہیں ۔ ایسی نعمت عظمیٰ کا اس رنگ میں ملنا ایک بہت بڑی خوش قسمتی ہے ۔ قیمت مجلد ہر دو حصہ آٹھ روپیہ

(نوٹ) :- ان کے علاوہ قادیان کی ہر نئی اور پرانی کتب بھی پتہ ذیل سے بآسانی مل سکینگی

کتاب گھر قادیان

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل ۔ ایڈیٹر)

قادیان میں چاہی اراضی رہن ملتی ہے

(۱) قادیان میں ایک چاہ جس کے ساتھ قریباً بیس گھماؤں زمین ہے۔ اور جو ۱۸ روپے فی گھماؤں پر سالانہ ٹھیکہ پر چڑھا ہوا ہے۔ چار ہزار روپیہ میں رہن ملتا ہے۔

(۲) ایک چاہ جس کے ساتھ قریباً ستائیس گھماؤں زمین ہے۔ اور وہ ۲۰ روپے فی گھماؤں ٹھیکہ پر ہے۔ ساڑھے پانچ ہزار میں رہن ملتا ہے۔

(۳) ایک چاہ جس کے ساتھ قریباً بیس گھماؤں اعلیٰ زمین ہے۔ اور وہ ۲۵ روپے فی گھماؤں سالانہ ٹھیکہ پر ہے۔ ساڑھے پانچ ہزار روپیہ میں رہن ملتا ہے۔

سرکاری لگان جو قریباً دو روپے فی گھماؤں ہوگا۔ بذمہ مرتہن ہوگا۔ محفوظ تجارت میں روپیہ لگانے والے احباب اس موقع سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

خاکسار

(صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد قادیان

یہ گھڑی کیسی ہے

اگر آپ کو گھڑی کی پہچان نہیں ہے۔ تو یہ سوال بہت اچھا ہے جب ہم سے گھڑی خریدیں۔ تو اپنا خیر خواہ بھائی سمجھ کر ہمارے مشورہ سے خریدیں۔ ایام جلسہ سالانہ میں صبح سے ۹ بجے تک یہ نایاب موقعہ آپ کو ملیگا۔ کہ دیکھ بھال کر ہر طرح سے پسندیدہ گھڑی لے سکیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ فہرست الفضل میں مختصر مگر نہایت آرام کئی بار چھپ چکی ہے۔

نوٹ:- اگر کسی بھائی کی پرانی گھڑی میں معمولی نقص ہوگا۔ تو فوراً ٹھیک کر دی جائے گی۔ خرچ کچھ نہ ہوگا۔

المشتہر

حافظ سخاوت علی احمدی پروپرائٹر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہان پور

(اشتہارات)

دس مرلہ سفید زمین

عمدہ موقعہ پر مسجد مبارک کے بہت قریب (جو تقریباً دو منٹ کا راستہ ہے) قابل فروخت ہے قیمت چھ سو روپیہ ہے۔

خاکسار مرزا شریف احمد قادیان

باجلاس پنڈت سری کشن کول صاحب تحصیلدار سیالکوٹ اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم

اللہ دین۔ حسنہ پسران وزیر۔ ڈھونڈا ولد لکھن جٹ ساکنان مٹانوالہ تحصیل سیالکوٹ

بنام

کھیڑا۔ امام الدین۔ فتح دین سردار پسران بہاول۔ مسمات فضل بی بی ودہاوا اقوام جٹ ساکنان مٹانوالہ شمولہ دھیرا سندھر سیالکوٹ

تقسیم اراضی موازی ۱۳ کنال ۱۲ مرلہ واقعہ موضع مٹانوالہ

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰

مقدمہ بالامیں بیان مدعیان و رپورٹ پروانہ سے واضح ہوتا ہے۔ کہ امام الدین فتح دین مسمات فضل بی بی مدعا علیہم تعمیل سمن و حاضری عدالت سے عمداً گریز کر رہے ہیں۔ اسلئے بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ ہر سہ مدعا علیہم واقعہ ۸/۱ ۲۷ کو حاضر عدالت آکر پیروی کریں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری ہوا ۱۱/۱۲/۲۶

مہر عدالت — دستخط حاکم

میوہ دار پودہ جات

آزمودہ پودہ جات از قسم آلو، آلوچہ۔ ناشپاتی اور خوبانی کی فہرست درخواست پر مندرجہ جگہ سے مل سکتی ہے۔

افسر محکمہ زراعت صوبہ شمالی مغربی سرحد ڈاکخانہ تارو جبہ ضلع پشاور

Tarujabba

باجلاس پنڈت سری کشن کول صاحب تحصیلدار سیالکوٹ اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم

اللہ دین۔ حسنا پسران وزیر۔ ڈھونڈا ولد لکھن قوم جٹ سکنہ مٹانوالہ تحصیل سیالکوٹ

بنام

کھیڑا۔ امام الدین۔ فتح دین۔ سردار پسران بہاول۔ مسمات فضل بی بی بیوہ ودہاوا قوم جٹ ساکنان مٹانوالہ مشمولہ دھیرا سندھر تحصیل سیالکوٹ

تقسیم اراضی یک کنال ۱۹ واقع مٹانوالہ تحصیل سیالکوٹ

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰

مقدمہ بالامیں بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ فتح دین۔ امام الدین و مسمات فضل بی بی مدعا علیہم واقعہ ۸/۱ ۲۷ کو حاضر عدالت آکر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا ۱۳/۱۲/۲۶

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب صاحب سب ڈویژنل افسر بہادر

ضلع خوشاب

دعویٰ دیوانی ۵۲

خدا بخش بالغ دوست محمد نابالغ بولایت خدا بخش پسران ہیبر اوان سکنہ کھوکھر تحصیل خوشاب

بنام

سنت سنگھ و پرتاب سنگھ پسران جوالا سنگھ اقوام کھتری سکنہ نوشہرہ۔ جیون سنگھ نابالغ ولد شیر سنگھ ذات اروڑا سکنہ نوشہرہ بولایت بھاگ سنگھ ولد جیون سنگھ ذات اروڑہ سکنہ سرودال ولد دھا سنگھ ولد نادر سنگھ قوم اروڑہ سکنہ نوشہرہ۔ تحصیل خوشاب

بنام سنت سنگھ و پرتاب سنگھ پسران جوالا سنگھ اقوام کھتری سکنہ نوشہرہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالامیں سنت سنگھ و پرتاب سنگھ پسران جوالا سنگھ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار بنام سنت سنگھ و پرتاب سنگھ پسران جوالا سنگھ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر سنت سنگھ و پرتاب سنگھ مذکور تاریخ ۱۰ ماہ جنوری ۱۹۲۷ء کو بمقام شاہ پور یا جس جگہ میں عدالت ہوئے۔ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۳ ماہ دسمبر ۱۹۲۶ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت — دستخط

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

جلسہ پر آنیوالے احباب یاد رکھیں

مَن یُّبْطِئ بِہٖ عَمَلُہٗ — لَمْ یُسْرِعْ بِہٖ نَسَبُہٗ

کہ فی زمانہ کسی قوم یا جماعت کی قوت اس کے پریس کی مضبوطی پر منحصر ہے پس جتنا آپ پریس کو مضبوط کرینگے۔ اسی قدر اپنا حلقہ اقتدار وسیع کرلیں گے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے جس قدر رسالے و اخبار جاری ہیں۔ انکی خریداری بقدر استطاعت ہر احمدی پر فرض ہے۔ پھر یہ تو ہر احمدی پر واجب ہے کہ انکی توسیع اشاعت میں ہر وقت کوشاں رہے اس وقت آپ جلسے پر تشریف لارہے ہیں تو مفصلہ ذیل تمام رسالوں اور اخباروں کی خریداری کے لئے تیار ہو کر آئیں۔ اور اگر آپ پہلے ہی خریدار ہیں تو دوسرے بھائیوں کو خریدار بنائیں نیز سنہ ۱۹۲۷ء کی پیشگی قیمتیں جمع کرائیں ؁

تمام اخباروں کا ایک ہی دفتر

دفتر "طبع و اشاعت" (جو تشحیذ الاذہان کے پرانے دفتر ہیں،) ہیں سب اخباروں اور رسالوں کا دفتر ہے وہاں تشریف لاکر اپنا حساب کتاب ملاحظہ فرمایئے اور قیمتیں جمع کرائیے یہ دفتر ایام جلسہ میں نماز مغرب سے رات کے ۹ بجے تک اور دن کو دس بجے تک کھلا رہے گا۔ اور اسکے بعد اور پہلے جس وقت آپ آسکیں ؁

سلسلہ احمدیہ کے مشہور و معروف آرگن

الفضل

اسمیں حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات جمعہ و عیدین و تقاریر باقاعدہ چھپتی ہیں۔ اور تمام احمدیہ تبلیغی مشنوں کی رپورٹیں و واقعات حاضرہ پر افکار و آراء

قیمت آٹھ روپے سالانہ

احمدیہ گزٹ

صدر انجمن احمدیہ کے تمام صیغوں کی مفصل ماہوار رپورٹیں اور ہدایات و اعلانات

قیمت برائے نام ایک روپیہ

ریویو اردو

اسلام و احمدیت کی تائید اور غیر مذاہب کی تردید میں جامع مضامین کا مجموعہ ماہوار قیمت تین روپے طلباء ۲ روپے۔ اس کے خریدار بہت کم ہیں اسلئے احباب کو توجہ کرنی چاہیئے

ریویو انگریزی

لنڈن سے شائع ہوتا ہے ہندوستان کے خریداروں کا حساب کتاب یہیں رکھا جاتا ہے قیمت سات روپے سالانہ طلباء کے لئے ۴ روپے

دی سن رائز

مہینے میں دو بار۔ غیر ملکوں غیر قوموں میں اسلام پھیلانے کے لئے انگریزی میں شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ عہ طلباء کے لئے عہ نمونہ مفت منگوا کر دیکھیں

مصباح

عورتوں کا اخبار ہے۔ مہینے میں دوبار قیمت سالانہ صرف دو روپے آٹھ آنہ

صیغہ طبع و اشاعت قادیان

المشتہر — اکمل ناظم طبع و اشاعت قادیان گورداسپور

منشی عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر قادیان سے شائع کیا